प्रो:- शेख मोहम्मद ज़ाहेद मोहम्मद नासेर
मो नं:- 9665824407
चॉईस मेडिकल & जनरल स्टोर्स
چوائس میڈیکل اینڈجنرل اسٹورس
मानसी मॉल जवळ, बलभीम चौक बीड مانسی مال کے قریب، بلبھیم چوک بیڑ

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست

QUAZI MAKHDOOM (Managing Director)
9270574444
8999387277
tamirexport@gmail.com
حلال پروڈکٹس
Tameer Exports
Only for HALAL Products
Office: Bashir Gunj, Beed.431122 (MS)
Vegetables, Fruits, Rice, Sugar, Pulses
www.tameerexports.com
Member: IES, APEDA, MSME, FSSAI

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com
ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 | Vol:09 / Issue : 180 Wednesday 01st July 2026 / Rs.2 / Pages: 4 | www.dailytameer.com | جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۱۸۰ رمورخہ یکم رجولائی ۲۰۲۶ء، بروز بدھ، ۱۵ رمحرم الحرام ۱۴۴۷ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

میانمار میں ملازمت کے جھانسے میں پھنسے بیڑ سمیت مہاراشٹر کے نوجوانوں کی رہائی کے لیے دھنجئے منڈے کا وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس سے فوری مداخلت کا مطالبہ

(قاضی ضمیر کی رپورٹ)

ممبئی/مہاراشٹر کے سابق وزیر اور پرلی اسمبلی حلقہ کے رکن اسمبلی دھنجئے منڈے نے وزیر اعلیٰ دیویندر فڑنویس کو ایک مکتوب ارسال کرتے ہوئے میانمار میں ملازمت کے جھانسے میں پھنسے بیڑ سمیت مہاراشٹر کے متعدد نوجوانوں کی فوری رہائی کے لیے مرکزی حکومت کی سطح پر ہنگامی مداخلت کا مطالبہ کیا ہے۔اپنے مکتوب میں دھنجئے منڈے نے کہا ہے کہ ضلع بیڑ کے تعلقہ کیج کے ناندرگھاٹ کے رہنے والے سواپنل کاکڑے سمیت ناسک، دھاراشیو، چالیس گاؤں اور تھانے کے کئی نوجوانوں کو بیرون ملک بینکوں میں ملازمت دلانے کا لالچ دے کر تھائی لینڈ۔میانمار سرحد کے جنگلاتی علاقے میں واقع نام نہاد" آئی ٹی پارک" لے جایا گیا، جہاں وہ بین الاقوامی سائبر فراڈ گروہوں کے چنگل میں پھنس گئے ہیں۔انہوں نے بتایا کہ سوشل میڈیا پر 70 ہزار روپے ماہانہ تنخواہ والی ملازمت کے اشتہار سے متاثر ہو کر یہ نوجوان بیرون ملک گئے تھے،لیکن وہاں پہنچنے کے بعد ان سے روزانہ 16 سے 18 گھنٹے زبردستی سائبر فراڈ کا کام کرایا جا رہا ہے۔انکار کرنے والوں کو شدید تشدد اور برقی جھٹکے دینے جیسی غیر انسانی سزائیں دی جا رہی ہیں۔مکتوب کے مطابق دستیاب اطلاعات سے معلوم ہوا ہے کہ اس وقت تقریباً 700 سے 800 بھارتی نوجوان وہاں پھنسے ہوئے ہیں،جن میں مہاراشٹر کے 20 سے 25 نوجوان بھی شامل ہیں۔دھنجئے منڈے نے کہا کہ اس معاملے میں بیڑ سائبر پولیس اسٹیشن میں مقدمہ درج کیا جا چکا ہے اور ریاستی پولیس نے مرکزی وزارتِ خارجہ سے خط و کتابت بھی کی ہے۔اس کے باوجود چونکہ یہ معاملہ بین الاقوامی انسانی اسمگلنگ سے متعلق ہے،اس لیے ریاستی حکومت کو براہِ راست مرکزی حکومت اور وزارتِ خارجہ سے رابطہ کر کے نوجوانوں کی محفوظ رہائی کو یقینی بنانا چاہیے۔انہوں نے وزیر اعلیٰ سے اپیل کی کہ ریاستی حکومت فوری طور پر مرکزی حکومت اور وزارتِ خارجہ (Ministry of External Affairs) کے ساتھ اعلیٰ سطح پر رابطہ قائم کرے، انسانی اسمگلنگ کے اس بین الاقوامی نیٹ ورک کی مکمل تحقیقات کر کے ملوث افراد کے خلاف سخت کارروائی عمل میں لائی جائے،تاکہ مہاراشٹر کے نوجوان بحفاظت اپنے گھروں کو واپس لوٹ سکیں۔مکتوب کے اختتام پر دھنجئے منڈے نے امید ظاہر کی کہ وزیر اعلیٰ اس نہایت سنگین اور انسانی ہمدردی کے معاملے میں فوری اور مثبت کارروائی کریں گے۔

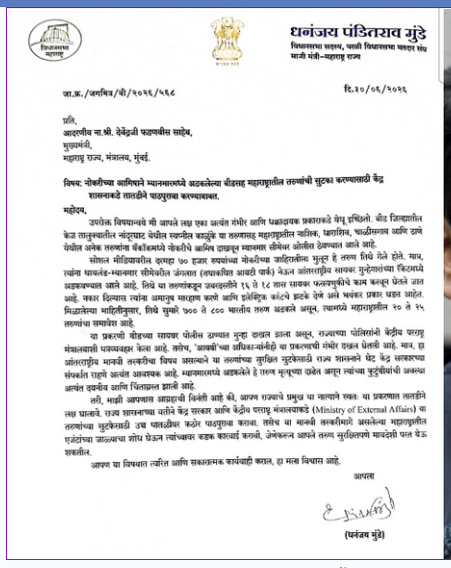
धनंजय पंडितराव मुंडे
विधानसभा सदस्य, परळी विधानसभा मतदार संघ
माजी मंत्री-महाराष्ट्र राज्य

जा.क./जनसंपर्क/बी/२०२६/५९८ दि.३०/०६/२०२६

प्रति,
आदरणीय ना.श्री. देवेंद्रजी फडणवीस साहेब,
मुख्यमंत्री,
महाराष्ट्र राज्य, मंत्रालय, मुंबई.

विषय: नोकरीच्या आमिषाने म्यानमारलाने अडकलेला बीडसह महाराष्ट्रातील तरुणांची सुटका करण्यासाठी केंद्र शासनाकडे तातडीने पाठपुरावा करण्याबाबत.

महोदय,
उपरोक्त विषयान्वये मी आपले लक्ष एका अत्यंत गंभीर आणि धक्कादायक प्रकाराकडे वेधू इच्छितो. बीड जिल्ह्यातील केज तालुक्यातील नांदूरघाट येथील स्थानीय काटूळे या तरुणासह महाराष्ट्रातील नाशिक, धाराशिव, चाळीसगाव आदि ठाणे येथील अनेक तरुणांना वेबसीजमध्ये नोकरीचे आमिष दाखवून म्यानमार सीमेवर ओलीस ठेवण्यात आले आहे.

सोशल मीडियावरील दरमहा ७० हजार रुपयांच्या नोकरीच्या जाहिरातीच्या भुलून हे तरुण तिथे गेले होते. मात्र, त्यांना थायलंड-म्यानमार सीमेवरील जंगलात (तथाकथित आरती पार्क) बेकायदेशीर सायबर गुन्हेगारांच्या ताब्यात ठेवले जात असल्याचे आले आहे. तिथे या तरुणांकडून उपजवळपास १५ ते १८ तास सायबर फसवणुकीचे काम करून घेतले जात आहे. नकार दिल्यास त्यांना जमतुळ मारहाण करणे आणि इलेक्ट्रिक कांट्याचे झटके देणे असे भयंकर प्रकार घडत आहेत. निदानतेनच भारतीयांकडून, तिथे सुमारे ७०० ते ८०० भारतीय तरुण अडकले असून, त्यामध्ये महाराष्ट्रातील २० ते २५ तरुणांचा समावेश आहे.

या प्रकरणी बीडच्या सायबर पोलीस ठाण्यात मुन्ना दत्तात्र ठाकरे असून, राज्याच्या पोलिसांनी केंद्रीय परराष्ट्र मंत्रालयाशी पत्रव्यवहार केला आहे. तसेच, 'आबबी'च्या अधिकाऱ्यांनीही या प्रकरणाची गंभीर दखल घेतली आहे. मात्र, हा आंतरराष्ट्रीय मानवी तस्करीचा विषय असल्याने या तरुणांच्या सुरक्षितेसाठी राज्य शासनाने थेट केंद्र सरकारच्या संबंधित राहणे अत्यंत आवश्यक आहे. म्यानमारलाने अडकलेले हे तरुण मृत्युच्या दाढेत आपल्या त्यांच्या कुटुंबीयांची अत्यंत आणि चिंताग्रस्त झाले आहे.

तरी, माझी आपणास आग्रहाची विनंती आहे की, आपण राज्याचे प्रमुख या नात्याने स्वतः या प्रकरणात तातडीने लक्ष घालावे. राज्य शासनाच्या वतीने केंद्र सरकार आणि केंद्रीय परराष्ट्र मंत्रालयाकडे (Ministry of External Affairs) या तरुणांच्या सुटकेसाठी उच्च पातळीवर कठोर पाठपुरावा करावा. तसेच या मानवी तस्करीमागे असलेल्या महाराष्ट्रातील एजंटांच्या जाळ्याचा शोध घेऊन त्यांच्यावर कडक फौजदारी कारवाई, जेणेकरून आपले तरुण सुरक्षितपणे मायदेशी परत येऊ शकतील.

आपण या विषयात त्वरित आणि सकारात्मक कार्यवाही करावा, हा मला विश्वास आहे.

आपला

(धनंजय मुंडे)

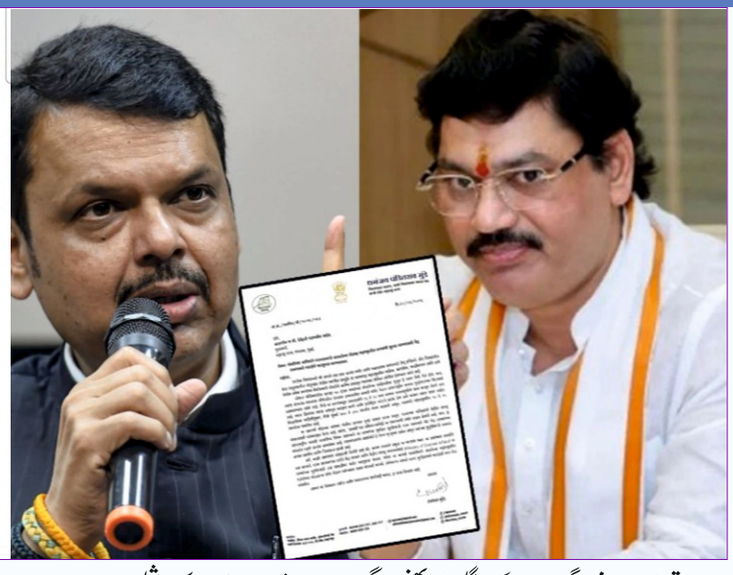

۱۷ استمبر سے بیڑ۔پونے ریلوے لائن کا آغاز انٹرلاکنگ کا کام مکمل: بجرنگ سونونے

بیڑ (نمائندہ): بیڑ سے پونے اور ممبئی کے درمیان ریلوے شروع کی جاے اس مطالبہ کے پیش نظر پہلے مرحلہ میں بیڑ پونے لائن کے انٹرلاکنگ کا کام مکمل ہو چکا ہے وسترہ ستمبر سے اس کا آغاز ہوگا اس طرح کی معلومات ممبر پارلیمنٹ بجرنگ سونونے نے وفد کو دی وفد نے بارشی ناکہ ریلوے اسٹیشن کے مطالبہ پر بھی زور دیا تفصیلات کے مطابق بیڑ شہر کے شہریوں کی سہولت کے لیے بارشی ناکہ (امام پور روڈ) پر ریلوے اسٹیشن تعمیر کرنے کے مطالبے کو لے کر گزشتہ اٹھارہ برسوں سے جاری جدوجہد کو مزید تیز کرتے ہوئے بارشی ناکہ ریلوے اسٹیشن بچاؤ ایکشن کمیٹی کے وفد نے معروف صحافی و مدیر گمّت بھاؤ بھنڈاری کی رہنمائی اور کمیٹی کے بانی صدر خورشید عالم کی قیادت میں بیڑ کے رکنِ پارلیمنٹ بجرنگ بپا سونونے سے ملاقات کر کے ایک مطالباتی مکتوب پیش کیا۔مکتوب میں کہا گیا کہ بارشی ناکہ ریلوے اسٹیشن بیڑ شہر کے عام شہریوں کے لیے سب سے زیادہ موزوں اور سہولت بخش مقام ہے۔ اسی مقصد کے تحت گزشتہ کئی برسوں سے مسلسل جدوجہد جاری ہے۔وفد نے رکنِ پارلیمنٹ بجرنگ بپا سونونے کی خدمات کو سراہتے ہوئے کہا کہ ان کے منتخب ہونے کے بعد خصوصی دلچسپی لینے کے باعث بارشی ناکہ ریلوے اسٹیشن کو منظوری حاصل ہوئی،جس پر بیڑ کے عوام ان کے شکر گزار ہیں، تاہم افسوس کی بات یہ ہے کہ تاحال اسٹیشن کی تعمیراتی کارروائی شروع نہیں ہو سکی،جس سے عوام میں بے چینی اور شکوک وشبہات پیدا ہو رہے ہیں۔اس موقع پر رکنِ پارلیمنٹ بجرنگ بپا سونونے نے یقین دہانی کرائی کہ بارشی ناکہ ریلوے اسٹیشن کی تعمیراتی کارروائی جلد شروع کرانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جائے گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ بیڑ سے ممبئی اور بیڑ سے پونے کے لیے براہِ راست ریل سروس شروع کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی، تاکہ ضلع کے عوام کو بہتر سفری سہولیات میسر آسکیں۔اس موقع پر بارشی ناکہ ریلوے اسٹیشن بچاؤ ایکشن کمیٹی کے عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے، جن میں ایڈوکیٹ دیوداس گوسوامی، ایڈوکیٹ چتر بھوج، سنجے اُڈان، گورکھ شنکھن، نتین جابھائے، کنال پائیل، شام مارکنڈے، مہیش شنکھن، مومن شہباز، ستیش جادھو، پاشا شیخ، سونو سوداگر اور دیگر معزز شخصیات شامل تھیں۔دریں اثناء پونے لائن شروع ہونے سے قبل بارشی روڈ اسٹیشن شروع کرنے کا وفد نے پرزور مطالبہ کیا۔

حضرت ٹیپو سلطانؒ کے بارے میں مبینہ توہین آمیز بیان پر ایم ایل اے سنگرام جگتاپ کے خلاف مقدمہ درج کرنے کا مطالبہ

بیڑ، (قاضی امان): ضلع بیڑ کے تعلقہ گیورائی کے قصبہ اُماپور میں منعقدہ ایک عوامی جلسے کے دوران اجیت دادا پوار گروپ کی نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (این سی پی) کے رکن اسمبلی سنگرام جگتاپ کی جانب سے حضرت ٹیپو سلطانؒ کے تعلق سے مبینہ طور پر قابلِ اعتراض اور مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا بیان دینے کا الزام عائد کیا گیا ہے۔اس معاملے میں دی گریٹ ٹیپو سلطان یوا منچ کے مہاراشٹر ریاستی بانی صدر عمران انعامدار کی قیادت میں ضلع بیڑ کے سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو ایک مکتوب پیش کرتے ہوئے غیر جانبدارانہ تحقیقات اور سنگرام جگتاپ کے خلاف قانونی کارروائی کا مطالبہ کیا گیا۔ضلع سپرنٹنڈنٹ آف پولیس کو دیے گئے مکتوب میں کہا گیا ہے کہ حضرت ٹیپو سلطانؒ ہندوستان کی تاریخ کے ایک عظیم مجاہد، بہادر سپہ سالار اور آزادی کی جدوجہد کی اہم شخصیت کے طور پر جانے جاتے ہیں۔ان کے بارے میں کسی بھی قسم کا توہین آمیز، اشتعال انگیز یا مذہبی جذبات کو مجروح کرنے والا بیان سماجی ہم آہنگی کو متاثر کر سکتا ہے۔مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس معاملے کی مکمل اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرتے ہوئے جلسے کی ویڈیو ریکارڈنگ، عینی شاہدین کے بیانات اور دیگر دستیاب شواہد کا باریک بینی سے جائزہ لیا جائے۔ اگر تحقیقات میں الزامات درست ثابت ہوں تو بھارتیہ نیائے سنہیتا (BNS)2023 کی متعلقہ دفعات کے تحت، مذہبی جذبات مجروح کرنے اور معاشرے میں نفرت و انتشار پھیلانے سے متعلق قوانین کے مطابق سنگرام جگتاپ کے خلاف مقدمہ درج کر کے قانونی کارروائی کی جائے۔اس موقع پر ایم آئی ایم کے ضلع صدر شیخ شفیق بھائی، نیشنلسٹ کانگریس پارٹی کے گروپ لیڈر خورشید عالم، اُماپور کے سید امام قادری، فیروز قریشی سمیت دی گریٹ ٹیپو سلطان یوا منچ کے عہدیداران اور کارکنان بڑی تعداد میں موجود تھے۔مقررین نے انتظامیہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اس معاملے کو انتہائی سنجیدگی سے لیتے ہوئے فوری اور غیر جانبدارانہ تحقیقات کرائے، ذمہ دار افراد کے خلاف قانونی کارروائی کرے اور ضلع میں امن، بھائی چارہ اور سماجی ہم آہنگی برقرار رکھنے کے لیے مؤثر اقدامات کرے۔

ممبئی کی 6 معروف ہوٹلوں اور ریسٹورنٹس کے لائسنس معطل

تکارام منڈے کی ہدایت پر ایف ڈی اے کی خصوصی مہم، متعدد مقامات پر چھاپے، 19 افراد گرفتار

ممبئی (نمائندہ) ریاستی محکمہ خوراک و ادویات (FDA) نے فوڈ سیفٹی کمشنر تکارام منڈے کی ہدایت پر خوراک کی حفاظت سے متعلق ایک خصوصی مہم چلائی، جس کے دوران ممبئی کے 6 معروف ہوٹلوں، ریسٹورنٹس، بیکریوں اور کلبوں کے فوڈ بزنس لائسنس معطل کر دیے گئے۔اس کے علاوہ ریاست بھر میں 31 مقامات پر چھاپے مار کر لاکھوں روپے مالیت کا ممنوعہ ذخیرہ ضبط کیا گیا اور 19 افراد کو گرفتار کیا گیا۔جانچ کے دوران کئی سنگین بے ضابطگیاں سامنے آئیں، جن میں گندا ماحول، میعاد ختم شدہ غذائی اشیاء کا ذخیرہ، غلط لیبلنگ، کاکروچ اور چوہوں کی موجودگی، کولڈ چین کے اصولوں کی خلاف ورزی، نیز ضروری لائسنس اور دستاویزات کی عدم دستیابی شامل ہیں۔انہی وجوہات کی بنا پر متعلقہ 6 اداروں کے لائسنس معطل کیے گئے۔نریمن پوائنٹ کے ایک معروف ریسٹورنٹ میں غلط معلومات والے لیبل کے ساتھ غذائی اشیاء پائی گئیں، جبکہ میعاد ختم شدہ اشیاء کو موقع پر ہی تلف کر دیا گیا۔یوریولی کی ایک بیکری میں مرمتی کام جاری ہونے کے باوجود خوراک کی تیاری جاری تھی اور صفائی کی انتہائی خراب صورتحال پائی گئی۔اس کے علاوہ بھانڈوپ، سانتا کروز، اندھیری اور باندرا کے بعض اداروں میں صفائی، کیڑوں پر قابو پانے کے انتظامات، فوڈ سیفٹی قوانین کی پابندی اور صارفین کی شکایات کے ازالے کے نظام میں سنگین خامیاں پائی گئیں، جس پر سخت کارروائی کی گئی۔

اگر ضرورت پڑی تو ایران پر اسرائیل تیسری بار بھی حملہ کر سکتا ہے: بنجامن نیتن یاہو

ایران-امریکہ امن مذاکرات کے درمیان اسرائیل کے وزیر اعظم بنجامن نیتن یاہو نے ایک بڑا بیان دیا ہے۔انہوں نے کہا کہ اگر ضرورت پڑی تو اسرائیل ایران پر دوبارہ حملہ کر سکتا ہے۔نیتن یاہو نے یہ بیان ایسے وقت میں دیا ہے جب امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ مسلسل انہیں ایسے اشتعال انگیز بیانات اور لبنان پر حملے روکنے کے لیے کہہ رہے ہیں۔نیتن یاہو نے ایران پر گزشتہ حملوں کو جوہری تباہی سے بچانے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا کہ اگر ضروری ہوا تو اسرائیل تیسرا حملہ کرنے کے لیے تیار ہے۔ ترکیہ کی نیوز ایجنسی 'اناد ولو' کے مطابق نیتن یاہو نے اپنے بیان میں کہا کہ ایران کو جوہری ہتھیار حاصل کرنے سے روکنے کے لیے اسرائیل آزادانہ طور پر کارروائی کرے گا۔

مجھ سے میری انسانیت اور ذہنی توازن چھین لیا گیا: عمر

نئی دہلی: چھ سال سے تہاڑ جیل میں بند طالب علم کارکن عمر خالد نے ایک انٹرویو دیا جس میں انہوں نے ملک کی موجودہ سیاسی صورتحال پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔انہوں نے یہ بھی کہا کہ انسانیت ایک اعزاز ہے، لیکن یہ اعزاز ان جیسے لوگوں کو میسر نہیں ہے۔ خالد نے موجودہ بی جے پی حکومت کو نشانہ بنایا۔انہوں نے نریندر مودی کی قیادت والی این ڈی اے حکومت کو نشانہ بناتے ہوئے ان پر نفرت پھیلانے اور غلط معلومات پھیلانے کا الزام لگایا۔ ان کی صحت کے حوالے سے ان کا کہنا تھا کہ ان سے ان کی انسانیت اور ذہنی توازن چھین لیا گیا ہے۔عمر خالد نے ان خدشات کا اظہار جیل سے دی گارڈین کے ساتھ اپنے پہلے انٹرویو میں کیا۔

قاضی مجیب کے مکان پر جاوید پاشاہ کا استقبال

بیڑ (نامہ نگار) ملیہ جونیر کالج کے لکچرار و صحافی جاوید پاشاہ اپنے 36 سالہ تدریسی خدمات سے سبکدوش ہوئے ہیں اس موقع پر مولانا آزاد و چارمنچ کے ضلع صدر و روزنامہ تعمیر کے نائب مدیر قاضی مجیب الرحمان کے مکان پر ان کا شاندار استقبال عمل میں آیا اس موقع پر انہیں سیرت النبی پر لکھی گئی مشہور کتاب الرحیق المختوم پیش کی گئی اس استقبالیہ نشست میں شرکاء نے صاحب اعزاز کے تدریسی صحافتی ثقافتی و اسپورٹ کے شعبہ میں خدمات پر روشنی ڈالی اس پروگرام میں قاضی مخدوم، قاضی مجیب، قاضی شاکر، قاضی شوکت، و فیملی کے افراد موجود تھے۔

ایک عہدِ خدمت کا باوقار اختتام عثمان خان شائستہ خان کی سبکدوشی کے موقع پر خراجِ تحسین

بقلم: قاضی مشاہد عزیز

زندگی میں کچھ شخصیات ایسی ہوتی ہیں جو اپنے عہدِ ملازمت کو صرف ایک پیشہ نہیں بلکہ عبادت، خدمت اور قوم کی امانت سمجھ کر انجام دیتی ہیں۔ ان کی محنت، اخلاص، دیانت اور حسنِ کردار آنے والی نسلوں کے لیے ایک روشن مثال بن جاتے ہیں۔ ایسی ہی باوقار اور بااخلاق شخصیت کا نام محترم عثمان خان شائستہ خان ہے، جنہوں نے ضلع پریشد اردو اسکول، جونا بازار، بیڑ اور دیگر ضلع پرشد اسکولوں میں اپنی طویل تدریسی خدمات نہایت دیانت داری، خلوص اور احساسِ ذمہ داری کے ساتھ انجام دیں۔ایک استاد قوم کا معمار ہوتا ہے۔ وہ صرف کتابوں کے اسباق نہیں پڑھاتا بلکہ اخلاق، کردار، تہذیب، نظم وضبط، انسانیت اور زندگی گزارنے کے سلیقے بھی سکھاتا ہے۔عثمان خان شائستہ خان صاحب نے اپنی پوری ملازمت کے دوران اسی عظیم منصب کا حق ادا کیا۔آپ نے ہمیشہ طلبہ کی علمی، اخلاقی اور تعلیمی ترقی کو اپنی اولین ترجیح بنایا۔ آپ کی کلاس صرف تعلیم کا مرکز نہیں بلکہ تربیت، محبت اور رہنمائی کا گہوارہ تھی۔آپ کی شخصیت میں سادگی، شائستگی، خوش اخلاقی، نرم گفتاری، وقت کی پابندی اور فرض شناسی نمایاں تھیں۔آپ نے ہمیشہ اپنے ساتھی اساتذہ کے ساتھ خوشگوار تعلقات قائم رکھے اور ادارے کی ترقی کے لیے ہر ممکن تعاون کیا۔ آپ کی موجودگی ادارے کے لیے باعثِ اعتماد اور باعثِ وقار رہی۔طلبہ، والدین اور ساتھی اساتذہ سبھی آپ کا بے حد احترام کرتے ہیں، کیونکہ آپ نے ہر ایک کے ساتھ محبت، خلوص اور انصاف کا برتاؤ کیا۔اردو زبان و ادب سے آپ کی محبت بھی قابلِ ستائش رہی۔آپ نے ہمیشہ کوشش کی کہ طلبہ اپنی مادری زبان سے محبت کریں، اس کے ادب، تہذیب اور ثقافت سے واقف ہوں اور علم کے میدان میں آگے بڑھیں۔ آپ کی تدریسی خدمات سے بے شمار طلبہ نے فیض حاصل کیا، جن میں سے کئی آج مختلف شعبہ ہائے زندگی میں کامیابی کے ساتھ اپنی خدمات انجام دے رہے ہیں۔ یہ سب آپ کی محنت، دعا اور بہترین رہنمائی کا نتیجہ ہے۔آج اگرچہ آپ سرکاری ملازمت سے سبکدوش ہو رہے ہیں، لیکن ایک مخلص استاد کبھی ریٹائر نہیں ہوتا۔اس کے علم، کردار اور تربیت کے نقوش ہمیشہ زندہ رہتے ہیں۔ آپ کی خدمات، آپ کی شفقت اور آپ کی رہنمائی ہمیشہ یاد رکھی جائے گی۔آپ نے جس اخلاص کے ساتھ اپنی ذمہ داریاں ادا کیں، وہ آنے والے اساتذہ کے لیے بھی ایک بہترین مثال ہیں۔اس موقع پر دل کی گہرائیوں سے آپ کی بے مثال خدمات کو سلام پیش کرتے ہوئے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحتِ کاملہ، درازیٔ عمر، خوشیوں بھری اور پُرسکون زندگی عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی تمام علمی و تعلیمی خدمات کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے، آپ کے درجات بلند فرمائے اور آپ کو دنیا و آخرت کی کامیابیوں سے نوازے۔آمین۔آپ کا نام ہمیشہ عزت، احترام اور محبت کے ساتھ یاد رکھا جائے گا، کیونکہ آپ نے صرف تدریس نہیں کی بلکہ نسلوں کی تعمیر کی ہے۔

خراجِ تحسین کے ساتھ
قاضی مشاہد عزیز

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

زندہ آوازوں کا سفر

سوشل دیسک

ادب کی تقویم میں زمانے اپنی آوازوں سے بھی پہچانے جاتے ہیں۔ یہ آوازیں اپنے عہد کے طرزِ احساس، انسانی تجربے اور اجتماعی شعور کے ذریعے اپنے دور کے نقوش اجاگر کرتی ہیں، جو ایک عہد کے امتیاز اور تاریخ کے ایک باب کا تعین کرتے ہیں۔

بیسویں صدی میں ہمارے ادبی اُفق پر جن آوازوں کے رنگ طلوع ہوئے ان میں تین نام ناصر کاظمی، انتظار حسین اور جمیل الدین عالی بھی ہیں۔ ناصر کاظمی شعلۂ مستعجل تھے۔ وہ بہت جلد رخصت ہو گئے جب کہ مؤخر الذکر دونوں نے اچھی عمر پائی اور ایک طویل دور کے گرم و سرد دیکھے۔ ان تینوں افراد میں ایک قدرِ مشترک تو یہ ہے کہ ۲۰۲۵ء ان کی ولادت کا سو واں سال ہے۔

دوسرے یہ کہ ان کی ساخت پرداخت اور شناخت کا زمانہ ایک ہے اور ہمارے جن دو بڑے اجتماعی تجربات نے ان کے تخلیقی شعور پر بہت گہرے اثرات مرتب کیے، وہ ہمارے ملک کا قیام اور اس کا دولخت ہونا ہے۔ اس کے علاوہ ان کا باہمی ربط ضبط بھی اپنی ایک اہمیت رکھتا ہے۔ ذیل میں ان کے بارے میں مختصر املاحظہ کیجیے۔

شب ہجراں کے سائے، ناصر کاظمی

ہمارے ہم عمروں، ہم عصروں کو ناصر کاظمی کو پڑھنے اور کچھ ریکارڈنگز کے ذریعے سننے کا موقع تو ملا لیکن ان کی ہم بزمی میسر نہیں آئی۔ ناصر کاظمی نے محض ایک شاعر یا ایک شعری لہجے کی حیثیت سے نہیں بلکہ ایک زندہ طرزِ احساس کے طور پر ہمارے حافظے میں جگہ پائی۔ لگ بھگ پانچ عشروں پر مشتمل ہماری یادداشت کی تختی پر اس نقش کی دمک آج بھی اوّل اوّل کی محبت جیسی ہے۔

شاعری کے بعد ناصر کاظمی کی یاد آوری کے دو حوالے خاص شہرت رکھتے ہیں۔ ایک ان کی شب بیداری یا کہہ لیجیے، رات بھر کی آوارہ خرامی، دوسرے ہنستے گاتے پرندوں، سوچتے بولتے درختوں، سرکتے سمٹتے موسموں، رنگ بے رنگ ہوتے مناظر سے والہانہ وابستگی۔

ناصر کاظمی کی شخصیت کے ان دونوں حوالوں کی بابت کم و بیش ان کے سب ہی ساتھیوں نے لکھا ہے، تاہم انتظار حسین نے اپنے دوست کی زندگی کے اس رُخ پر سب سے زیادہ روشنی ڈالی اور کیوں نہ ہو کہ سب سے بڑھ کر وہی تو ناصر کاظمی کے ساتھ لاہور کی سڑکوں کا گز بنے شہر کی لمبان ناپتے جانچتے رہے تھے۔

انتظار حسین تو خیر ہم دم تھے اور پھر ادیب بھی، سو انھوں نے اپنے یار طرح دار کو طرح طرح سے یاد کیا اور یوں کہ ایک شخص کی یاد کو ایک شہر اور ایک عہد کی یاد بنا دیا۔ ناصر کاظمی کی آسیب کی طرح بڑھتی بیماری اور اس کوچہ و بازار دنیا سے بہ عجلت روانگی نے انھیں کچھ ایسا افسانہ و افسوں بنایا کہ دوستوں، شاعروں اور ادیبوں کے علاوہ لاہور میں رات گئے تانگا چلاتے کوچوان اور چائے خانوں کے میزبان بھی انھیں یاد کرتے پائے گئے۔

ناصر کاظمی نے اپنے آخری دنوں میں انتظار حسین سے گفتگو کرتے ہوئے ایک کوچوان کا واقعہ کچھ یوں سنایا تھا: ''ایک رات بارش ہوئی تو میں بھی اٹھ کر گھر کی طرف چلا۔ ایک تانگے والے کو دیکھا۔ پوچھا، کیا میرے گھر تک چلو گے کرشن نگر۔ اس نے جواب دیا، میں نے بڑی بڑی سواریوں کو منع کر دیا ہے، اس برکھا میں کون جائے گا۔ میں نے کہا، بھائی میں شعر کہتا ہوں۔ بولا، اچھا، اپنا کوئی شعر سناؤ۔ میں نے شعر سنایا:

واقعہ یہ ہے کہ بدنام ہوئے
بات اتنی تھی کہ آنسو نکلا

وہ بڈھا تانگے والا اچھل گیا۔ بولا، ابے لمڈے یہ تیرا شعر ہے۔ آ بیٹھ تانگے میں، تجھے ساری عمر مفت گھر لے کر جاؤں گا۔'' پھر دیکھنے والوں نے دیکھا کہ وہ آخری وقت تک ناصر کاظمی کو گھر چھوڑ کر آتا رہا۔ بلاشبہ یہ شعر کی برکت ہے، اور یاد رہے کہ یہ برکت ہما شما کے حصے میں نہیں آتی، ناصر کاظمی ایسوں کو ہی نصیب ہوتی ہے۔

ناصر کاظمی کوئی گم سم یا مست ملنگ آدمی نہیں تھے، ان کے اندر زندگی لہریں لیتی تھی۔ دوستوں کی محفل میں چہکتے اور برمحل بذلہ سنجی سے بھی کام لیتے۔ ایک بزم میں کوئی صاحب ان سے آ کر ملے۔ وہ بھی شعر گو تھے۔ ناصر کاظمی سے بولے، میں آپ کو بڑا مداح ہوں۔ کسی اخبار یا رسالے میں آپ کی غزل چھپتی ہے تو بار بار پڑھتا ہوں اور سوچتا ہوں، کاش اس غزل پر میرا نام ہوتا۔

ناصر کاظمی نے شکریہ ادا کیا۔ وہ صاحب کچھ اور حوصلہ مند ہوئے، بولے، میری شاعری آپ کی نظر سے گزری؟ اثبات میں جواب پا کر انھوں نے پوچھا، میری غزل دیکھ کر آپ کو کیسا لگتا ہے؟

ناصر کاظمی نے برجستہ جواب دیا، میں خدا کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اس پر آپ ہی کا نام درج ہے۔

ناصر کاظمی، جدید اردو غزل کا ایک معتبر اور اہم باب ہے۔ ان کے یہاں ایک طرف میر کا آہنگ، اَسف اور حزن کی لے ابھارتا ہے تو دوسری طرف اپنے عہد میں فطرت کے اڑتے، بدلتے رنگ اور جذبۂ انسانی کی بے مایگی اور شکستگی کا گہرا احساس ان کی شعری تشکیلات کے بنیادی عناصر ہیں۔

ناصر کاظمی کے یہاں ایک طرف اپنی تہذیب و روایت کا شعور اور اس سے جڑے رہنے کی آرزو نمایاں ہے تو دوسری طرف عہدِ جدید کے مضطرب و مضمحل انسان کی کیفیت اور اپنی اصل سے دوری کا احساس اُبھرتا ہے۔

ان کی غزل اپنی کلیت میں متضاد سمتوں کی جانب کھنچتے اور پلٹتے انسان کے جذبہ و احساس کو گرفت کرنے سے عبارت ہے۔ یہ شاعری اپنے قاری کو ایک ایسے گداز سے ہم کنار کرتی ہے جو زندگی کے ہمہ جہت شعور سے پیدا ہوتا ہے اور اس کے اندر کہیں گہرائی میں ایک ہوک سی پیدا کرتا ہے۔

کچھ شعر ملاحظہ کیجیے:

نیتِ شوق بھر نہ جائے کہیں
تو بھی دل سے اتر نہ جائے کہیں

میں ان کی راہ دیکھتا ہوں رات بھر
وہ روشنی دکھانے والے کیا ہوئے

ترے قریب رہ کے بھی دل مطمئن نہ تھا
گزری ہے مجھ پہ یہ بھی قیامت کبھی کبھی

گرفتہ دل ہیں بہت آج تیرے دیوانے
خدا کرے کوئی تیرے سوا نہ پہچانے

امید پرسشِ غم کس سے کیجیے ناصرؔ
جو اپنے دل پہ گزرتی ہے کوئی کیا جانے

تقدیر و تہذیب کی راہ پر، انتظار حسین

گزشتہ پون صدی میں اردو کے جن معدودے چند ادیبوں نے تادمِ آخر مثالیت کے درجے میں مسلسل سرگرم زندگی بسر کی ان میں ایک نام انتظار حسین کا ہے۔ توجہ طلب بات یہ بھی ہے کہ ان کے یہاں سرگرمی کا دائرہ محض اپنی ذاتی کارگزاری تک محدود نہیں ہے بلکہ اجتماعیت کے زاویے سے بھی دیکھیے تو وہ اپنے عصری ادبی منظر نامے میں بھی ایک بھرپور اور ہمہ جہت کردار ادا کرتے ہوئے ملتے ہیں۔

انتظار صاحب سے اوّل اوّل ہماری صاحب سلامت اور بعد ازاں قربت اور 'دوستی' کا عرصہ یہی کوئی ساڑھے تین دہائیوں کو محیط ہے۔ دوستی ان معنوں میں کہ زندگی کے آخری تیس پینتیس برسوں میں انھوں نے اپنے جن دو چار جونیئر معاصرین سے ایک خاص الطاف و التفات کو روا رکھا، ان میں ہم بھی شامل ہیں۔ ان کی بابت یہ، اَثر عام تھا کہ وہ سب سے بے تکلف نہیں ہوتے اور یہ بات کچھ ایسی غلط بھی نہ تھی۔

کسی سے بھی ملنے ملانے یا بات چیت میں انھیں کچھ باک نہ تھا، لیکن قہقہہ بارو وہ کم ہی لوگوں کے ساتھ دیکھے جاتے تھے۔ ہماری پہلی ملاقات انتظار صاحب کے ساتھ پاک ٹی ہاؤس، لاہور میں ہوئی تھی۔ یہ گزشتہ صدی کی اسّی کی دہائی کے ابتدائی برسوں کا واقعہ ہے۔ پاک ٹی ہاؤس اس زمانے میں ادیبوں کی خاص بیٹھک تھی۔

یہ وہ دور تھا جب ہماری سماجی زندگی میں گفتگو یا مکالمہ ایک قدر کا درجہ رکھتا تھا۔ متضاد خیالات کے لوگ بھی ایک جگہ اکٹھے ہو جاتے تھے۔ ادبی دنیا کی تو فضا یہ تھی کہ یہاں ڈیڑھ اینٹ کی الگ مسجد بنانے کا کوئی تصور ہی نہیں تھا۔ چناں چہ باہم متصادم تصورات و نظریات کے لوگ بھی ایک میز پر آ بیٹھتے۔ دھواں دھار بحث مباحثہ رہتا، اختلاف کی گرمی دیدنی اور شنیدنی ہوتی، لیکن ان میں کسی چیز کو بھی طرفین ذاتی مسئلہ نہ بناتے، کوئی بحث یا اختلاف باہمی انسانی مراسم پر اثر انداز نہ ہوتا۔

لاہور کا پاک ٹی ہاؤس ایسی ہی سرگرمیوں کا خاص مرکز تھا اور انتظار حسین اس سے گہری وابستگی رکھنے والے لوگوں میں تھے۔ ہمیں اسی ٹی ہاؤس میں ان کی گرما گرمی کے واقعات کی چشم دید گواہی کا موقع ملا۔ یوں تو ان کے کالم کی زد میں سلیم احمد، جمیل الدین عالی، منیر نیازی، اشفاق احمد، کشور ناہید، مظفر علی سیّد، زاہد ڈار، اکرام اللہ، احمد بشیر، حمید نسیم، اعجاز حسین بٹالوی غرضے کہ کون نہیں آیا، لیکن انتظار حسین کے سب سے زوردار مچھٹے انور سجاد کے ساتھ رہے۔ یہ ترقی پسندوں اور اہلِ روایت کے ٹکراؤ کا دور تھا۔

انور سجاد خم ٹھونک کر اور ترقی پسندوں کا علم اٹھا کر میدان میں اترے ہوئے تھے اور ادھر انتظار حسین اہلِ روایت کے نمائندے تھے۔ کیا کیا مباحث رہتے تھے کہ جن سے ہم ایسے خوردوں کو بہت کچھ سیکھنے کی فضا میسر آتی۔ افسوس، اب وہ لوگ رہے اور نہ وہ باتیں۔ انتظار صاحب کی طبیعت میں چھیڑ خوباں سے رکھنے کا خاص ذوق پایا جاتا تھا۔ وہ بلا، اَمل اس کا اعتراف بھی کرتے تھے کہ وہ بھلا کیا ادیب ہوا جو ایک کونے میں بیٹھ کر افسانہ یا مضمون لکھ رہا ہے، ادیب کو تو اختلاف اور ٹکراؤ سے تحریک ملتی ہے۔ اسے گوشہ گیر نہیں ہونا چاہیے۔

لطف کی بات یہ ہے کہ دوسری طرف وہ ادیب کی اس آزادی کے بھی خواہاں تھے کہ وہ معاشرے کے ہر واقعے کا نوٹس لینے کا پابند نہیں ہے۔

غزل

اس زندگی کے ساتھ یہ مشکل کھڑی رہی
میں کاروان بن کے بھی تنہا کھڑی رہی
بچپن سے میری فکر میں آزادیاں رہیں
حالانکہ میرے پیروں میں بیڑی پڑی رہی
قدموں تلے بہشت ہے ماں کا لقب ہوں میں
دنیا میں مشکلات بھی میری کڑی رہی
چھوڑا نہ میرے رب نے یوں تنہا کبھی مجھے
اشکوں کی میری آنکھوں سے جاری لڑی رہی
آئی قضا نہ تار نفس ٹوٹے جب تلک
ہر سانس میری جیسے کہ ضد پر اڑی رہی
یکساں رہے نظر میں بیاباں ہو یا چمن
شبنم کے دم سے صحرا میں موتی جڑی رہی

شاہینہ خاتون شبنم

تلاش (مختصر افسانہ)

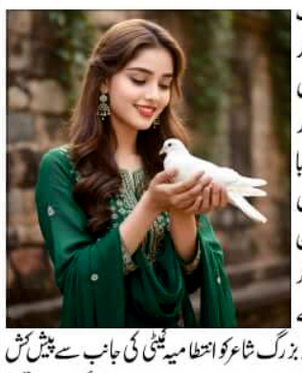

مکرّمی.....شہر کے ایک عالی شان ہال میں منعقد کئے گئے مشاعرے میں وطن کے ممتاز اور نامور شاعروں نے اپنے دُرِ با کلام سے سامعین کو تالیوں کی گونج کے ساتھ دادِ تحسین دینے پر مجبور کر دیا۔ آخر مشاعرے کے اختتام سے پہلے ایک مقامی مشہور اور بزرگ شاعر کو انتظامیہ کمیٹی کی جانب سے پیش کش کی گئی کہ وہ اپنے شیرین کلام سے مشاعرے میں چار چاند لگائیں۔ اور حقیقتاً اُن کی سُنائی گئی ایک غزل نے سارے مجمع میں ہلچل مچا دی۔ مشاعرہ ختم ہو جانے کے بعد جب ہال خالی ہو گیا، تب ایک صاحب نے اُنھیں پریشانی کی حالت میں اندر چکر لگاتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور اُن سے ملاقات کا شرف حاصل کر کے سنجیدگی سے کہا'' آج آپ نے لازوال غزل سُنا کر ہم سب کو خوش کر دیا۔ لیکن اس موقع پر ہدیۂ تہنیت ادا کرنے کے لیئے میرے پاس الفاظ کا کوئی خزانہ نہیں ہے۔ شاعر نے اپنی گھبراہٹ کو ظاہر کرتے ہوئے جواب دیا۔'' تجھے الفاظ کا خزانہ نہیں مل رہا ہے، اور مجھے میرے معاوضے کا لفافہ، جو کمیٹی کے صدر عطا کرنے والے تھے۔ اُنھیں ہی بدحواسی کے عالم میں اب ڈھونڈ رہا ہوں۔''

ولی محمد قاضی

بہ شکریہ قومی آواز اردو

'دل چیز کیا ہے، آپ میری جان لیجیے' اور 'ان آنکھوں کی مستی کے مستانے ہزاروں ہیں' جیسے لازوال نغمے آج بھی موسیقی اور شاعری کے شائقین کے دلوں میں زندہ ہیں۔ ان امر گیتوں کے خالق اردو ادب کے ممتاز شاعر شہریار تھے۔ تاہم شہریار صرف ایک عظیم شاعر ہی نہیں بلکہ ایک شفیق استاد، مخلص دوست اور اعلیٰ انسانی اوصاف کے حامل شخص بھی تھے۔

شہریار، جن کا اصل نام اخلاق محمد خان تھا، 16 جون 1936 کو اتر پردیش کے ضلع بریلی کے قصبے آنولہ میں پیدا ہوئے۔ ان کے والد ابو محمد خان پولیس افسر تھے اور ان کی خواہش تھی کہ ان کا بیٹا بھی پولیس کی ملازمت اختیار کرے۔ مگر تقدیر کو کچھ اور ہی منظور تھا۔ شہریار کا رجحان وردی اور سرکاری منصب کی بجائے ادب، کتابوں اور لفظوں کی دنیا کی طرف تھا۔ انہوں نے خاندانی خواہشات کے برخلاف ادب اور شاعری کا راستہ اختیار کیا، اور یہی فیصلہ بعد میں اردو شاعری کے لیے ایک بیش بہا سرمایہ ثابت ہوا۔

گھر کا ماحول نظم و ضبط اور سخت اصولوں پر مبنی تھا۔ بچپن میں شہریار کو کھیلوں سے بھی دلچسپی تھی اور ایک عرصے تک وہ ایتھلیٹ بننے کا خواب دیکھتے رہے، لیکن وقت گزرنے کے ساتھ کتابوں اور شاعری نے ان کے دل میں مستقل جگہ بنا لی۔ الفاظ کی دنیا انہیں اپنی طرف کھینچتی رہی اور وہ ادب کے اس سفر پر گامزن ہو گئے جس نے انہیں شہرت و عظمت کی بلندیوں تک پہنچایا۔

ابتدائی تعلیم کے بعد وہ علی گڑھ مسلم یونیورسٹی پہنچے، جہاں ان کی زندگی کا رخ متعین ہوا۔ 1961 میں انہوں نے اردو ادب میں ماسٹرز کی ڈگری حاصل کی۔ اسی دوران ان کی ملاقات معروف شاعر خلیل الرحمٰن اعظمی سے ہوئی، جنہوں نے ان کی ادبی تربیت میں اہم کردار ادا کیا۔ ابتدا میں ان کی تخلیقات ان کے اصل نام اخلاق محمد خان کے تحت شائع ہوتی رہیں، لیکن بعد میں انہوں نے 'شہریار' تخلص اختیار کیا، جو ہمیشہ کے لیے ان کی شناخت بن گیا۔

شہریار

والد پولیس افسر بنانا چاہتے تھے، مگر وہ اردو ادب کا درخشاں ستارہ بن گئے

1960 کی دہائی میں ان کی شاعری نے ادبی حلقوں میں اپنی جگہ بنانا شروع کر دی۔ شہریار کی شخصیت کا سب سے نمایاں وصف ان کی سادگی تھی۔ وہ پیچیدہ خیالات اور گہری کیفیات کو نہایت آسان اور عام فہم زبان میں بیان کرتے تھے۔ یہی خوبی انہیں ہر عمر کے قارئین اور سامعین کے قریب لے آئی۔

1966 میں شہریار علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کے شعبۂ اردو میں لیکچرر مقرر ہوئے۔ بعد ازاں وہ پروفیسر اور پھر شعبے کے صدر بھی بنے۔ بطور استاد وہ طلبہ میں بے حد مقبول تھے۔ تدریس کے ساتھ ساتھ ان کا تخلیقی سفر بھی جاری رہا۔ ان کے ساتھیوں اور شاگردوں کا کہنا تھا کہ وہ جتنے بڑے شاعر تھے، اتنے ہی عظیم انسان بھی تھے۔ نوجوان نسل سے بے تکلف تعلق اور ہر شخص سے محبت و خلوص سے پیش آنا ان کی نمایاں خصوصیات تھیں۔ شاید اسی لیے لوگ انہیں محبت سے 'یاروں کا یار' کہا کرتے تھے۔

ان کی شاعری میں زندگی کی اداسی، انسانی رشتوں کی پیچیدگیاں، محبت کی لطافت اور سماجی بے چینی بھرپور انداز میں نظر آتی ہے۔ ان کا ایک مشہور شعر آج بھی زبان زدِ عام ہے:

سینے میں جلن، آنکھوں میں طوفان سا کیوں ہے
اس شہر میں ہر شخص پریشان سا کیوں ہے

یہی منفرد انداز انہیں اپنے عہد کے دیگر شعرا سے ممتاز کرتا ہے۔ ان کی شاعری میں گہرائی بھی تھی اور سادگی بھی۔ وہ مشکل ترین احساسات کو اس طرح بیان کرتے تھے کہ قاری یا سامع خود کو ان کے کلام کا حصہ محسوس کرنے لگتا تھا۔

اردو میں عربی و فارسی کے الفاظ املاء و رسم الخط

مصنف:
مولانا ڈاکٹر ابوالکلام قاسمی شمسی

تبصرہ نگار:
ثناء اللہ ثنا دوگھروی

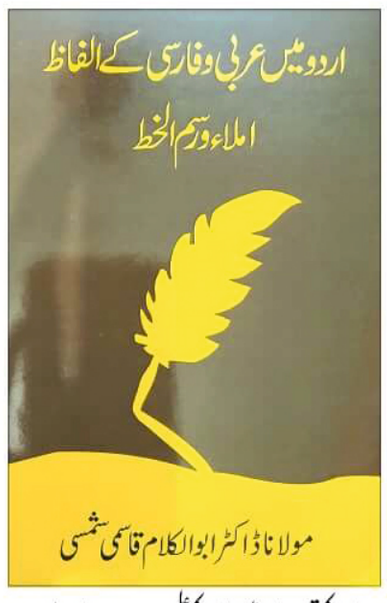

نام نامی آپ کا سب جانتے ہیں 'بوالکلام'
آپ کو دنیائے علم و فن یہ کرتی ہے سلام
آپ کی خدمات کے سوتے ابھی بھی ہیں رواں
لکھ رہا ہے آپ کا خامہ ادب کی داستاں
شخصیت ہے آپ کی جیسے کہ گلدستہ حسیں
پھول جس میں علم و فن کے سارے دلکش دلنشیں
ہوں علوم دینیہ یا ہوں علوم عصریہ
ہے مہارت آپ کو سب میں، کہوں میں فخریہ
اک مفسر ہیں، مترجم ہیں، مورخ ہیں جہاں
ہیں ادب میں بھی نمایاں آپ کے نام و نشاں
آپ کی خدمات کا تاریخ بھی میدان ہے
اور فن تحقیق میں بھی آپ کی پہچان ہے
دسترس رکھتے ہیں عربی، فارسی پر جس قدر
اس قدر انگریزی و ہندی و اردو خوب تر
اک عظیم المرتبت عالم ہیں مولانا جناب
ان کی تحریروں میں ان کی علمیت ہے بے حساب
ہیں لسانیات میں رکھتے مہارت خوب تر
لائے اس موضوع پہ ہیں اک کتاب معتبر
ان دنوں ہیں عام املا کی بڑی ہی غلطیاں
اس سے مولانا کو رہتی تھیں بڑی بے چینیاں
ایک مدت سے تھے مولانا اسی کی فکر میں
فکر یہ ظاہر تھی ان کی گفتگو میں، ذکر میں
فکر تھی ان کو اگر یہ غلطیاں ہوتی رہیں
مسخ ہو جائے گی اک دن یہ زبان دلنشیں
بے مزہ ہو کر یہ رہ جائے گی پیاری سی زباں
ہوگی بھرپائی نہیں، ہوگا جو اردو کا زیاں
آپ نے املا و رسم الخط پہ لکھ ڈالی کتاب
تشنگان علم و فن اب ہوں گے اس سے فیضیاب
آپ کی خدماتِ علم و فن کا ہے اک سلسلہ
علم کی تبلیغ کا ہے آپ میں اک ولولہ
جیسے ہو گلہائے رنگا رنگ کا اک گلستاں
بس اسی کی مثل ہے پیاری سی یہ اردو زباں
فی الحقیقت ہے زباں اردو نہیں بس اک زباں
ہے یہ تہذیب و تمدن کا بھی اک روشن نشاں
مذہب اسلام کی اردو بھی ہے سچ میں امیں
ہیں یہاں دینی کتب اردو میں جتنی، ہیں کہیں؟
اس لیے اس کی حفاظت ہے عبادت کی طرح
اس کو ہم اپنے لیے سمجھیں عنایت کی طرح
ہے ہمارے واسطے جیسے صحت کی اہمیت
ٹھیک ویسے ہی زباں کی بھی ضرورت ہے صحت
اس لیے تھا لازمی پھر آئے اک ایسی کتاب
نسل نو کرتی رہے تادیر جس سے اکتساب
کی ہے مولانا نے اس جانب توجہ اس لیے
تاکہ اس شعبے کی خامی دور ایک اک ہو سکے
ضابطے اردو کے بتلائے نئے انداز میں
دیکھئے جس کی کشش ہے منفرد آواز میں
آپ کی تصنیف تازہ ہے لسانیات پر
جس میں ہے املا و جملہ کی صحت پیش نظر
اصل میں مقصد یہ ٹھہرا اس اہم تصنیف کا
دلکشی کا ربط اردو سے رہے باقی سدا
اک ذریعہ ہے زباں افہام اور تفہیم کا
ہے زباں میں اک چمن آباد اس تنظیم کا
کام یہ احسن طریقے سے کرے ترسیل کا
معاملہ 'افعال' کا ہو یا کہ ہو 'تفعیل' کا
اس لیے الفاظ ہوں موضوع سبھی ہے لازمی
کام یہ الفاظ مہمل کر نہیں سکتے کبھی
مجموعہ موضوع لفظوں کا ہی ہوتی ہے زباں
اور اس طرح بناتی ہے یہ دلکش کہکشاں
کس طرح کس لفظ کو اردو میں لکھنا ہے صحیح
کس طرح لکھنا غلط ہے اور ہے کیسے فصیح
فارسی و عربی کا اردو سے گہرا ربط ہے
جس سے اردو میں بڑا دلکش سا نظم و ضبط ہے
ان زبانوں نے کیا آراستہ اردو کو خوب
اور بحرِ حسنِ اردو میں سبھی جاتے ہیں ڈوب
اس کی شیرینی عجب ہے اور لطافت اور ہے
ہے سحر ہر لفظ میں اس کے، نزاکت اور ہے
فارسی کے اور عربی کے یہ ہے زیر اثر
اس لئے ہے آج بھی اردو کا اک قائم سحر
کون سے الفاظ کی لکھنی ہے املا کس طرح
فرق ہوتا ہے غلط لکھنے پہ پیدا کس طرح
اہمیت کتنی، افادیت ہے رسم الخط کی کیا
کس طرح اردو زباں کو بخشتی ہے یہ جلا
ہیں حروف اردو زباں کے دیکھئے سب بے مثال
ہے جدا آہنگ سب کا کام سب کا باکمال
کس کو کہتے ہیں الف ممدودہ، ہے تنوین کیا
اور کہاں کرتے ہیں استعمال ان کا برملا
ہے الف مقصورہ اور ہمزہ کی کتنی اہمیت
اور ہے الفاظ میں ان سب کی کیا کچھ اصلیت
واؤ معدولہ ہے کیا اور کیا ہے ہائے مختفی
کیسے یہ الفاظ میں کرتے ہیں پیدا دلکشی
کہتے ہیں کس کو امالہ، کام یہ کرتا ہے کیا
اس کا جملے میں ہے صوتیات سے کیا واسطہ
نون غنہ کیا ہے، رشتہ 'ب' سے یہ رکھتا ہے کیا
اور نبھانے کا اسے رکھتا ہے کیا حسن ادا
ماہریں کی رائے رسم الخط و املا پر ہے کیا
سلسلے میں شوکتِ الفاظ کے کیا کچھ کہا
سب پہ مولانا نے رکھی اپنی ہے گہری نظر
حق ادا تحقیق کا تخلیق کا ہو سربسر
یوں تو اس موضوع پہ اوروں کی تصنیفات ہیں
پر جدا موصوف کی تحقیق و توضیحات ہیں
نسل نو کو روشنی دے گی نئی اب یہ کتاب
اور مخالفین کو یہ برمحل دے گی جواب
خاک مولانا نے چھانی ہے بہت تحقیق میں
اور حوالے مستند لائے ہیں سب تصدیق میں
سادگی اسلوب میں ہے اور زباں آسان ہے
عام قاری بھی سمجھ لے پڑھ کے، اس کی شان ہے
ایک اک تحقیق میں برتی گئی ہے احتیاط
ہے حقیقت اور فسانہ میں نہیں کچھ اختلاط
الغرض ہر بات تفصیلی ہے اس تصنیف میں
لب کشا ہوں گے سبھی، تصنیف کی توصیف میں
ایک دستاویز کی تصنیف کی ہے حیثیت
درسگاہِ علم و فن میں ہے یہ وجہ تربیت
ہے بلا شبہ یہ مولانا کا اک کار عظیم
ہے یہ معیاری بہت، گرچہ نہیں ہے یہ ضخیم
ہے دعا موصوف کا یونہی قلم چلتا رہے
روشنی کو یہ چراغِ علم یوں جلتا رہے

☆☆☆☆☆

(نظم)

نئی رتوں کی خاطر ہم سب آؤ گیت بنیں!
بارش کا اک گیت لکھا تو
چھم چھم پانی برسا، گرمی کا جو راگ الاپا
ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا چلی، سردی میں جو تان لگائی
سب نے پائے اونی کپڑے۔۔۔۔،
پھر دھرتی پر کوئی نیا موسم ہے آیا
ہر موسم کی شدت سے بھی
سخت ہے اس کی سفاکی
آؤ دعا کا کوئی نغمہ ہم سب مل کر گائیں
امن، شانتی اور اخوت
ہمدردی، ایثار، محبت
سب جذبوں کو انسانوں کے
سینوں میں جو بیج بنا کر بو دے
پیڑ بنے پھر اس کا ایسا
جس کی ٹھنڈی گھنی چھاؤں میں
دہشت خون خرابہ اور
نفرت کی اس دھوپ میں جھلسی
زخمی دنیا پل و دپل تو ستائے؛
صدیوں سے جاگی آنکھوں میں
خواب سہانا سا لہرائے
آؤ ایسا گیت بنیں جو
پیاسی تپتی سرخ زمیں پر
سوندھی مٹی سے مہکا اک
سرد ہوا کا جھونکا لائے!

محمد اسد اللہ

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR-E-SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

حضور مفتیِ اعظم ہند کے عرس پران کی حیاتِ طیبہ کو مشعلِ راہ بنانے کی تلقین کی گئی

ممبئی، 29 جون: مرکزی دعوتِ اسلامی، اسماعیل حبیب مسجد، کامبیکر اسٹریٹ، ممبئی میں شہزادۂ اعلیٰ حضرت، مفتیِ اعظم ہند حضرت علامہ مصطفیٰ رضا خان نوری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا سالانہ عرسِ مبارک نہایت عقیدت واحترام کے ساتھ منایا گیا، جس میں علما، ائمہ، حفاظ اور عقیدت مندوں کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ تقریب کا آغاز مفسرِ قرآن حضرت علامہ مولانا قاری ظہیر الدین صاحب، خلیفۂ حضور مفتیِ اعظم ہند کے فکر انگیز خطاب سے ہوا۔ انہوں نے مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ کے ان تابناک پہلوؤں پر روشنی ڈالی جن کے وہ خود عینی شاہد رہے۔ انہوں نے فرمایا کہ مفتیِ اعظم ہند امتِ مسلمہ کے اتحاد واتفاق کو بے حد اہمیت دیتے تھے اور ہمیشہ اس بات پر زور دیتے تھے کہ مسلمانوں کی دینی وملی قیادت علما کے ہاتھوں میں رہنی چاہیے۔ اہلِ ثروت اور بااثر شخصیات اگرچہ اپنی جگہ قابلِ احترام ہیں، لیکن انہیں علما کی رہنمائی میں دینی خدمات انجام دینی چاہئیں، نہ کہ علما ان کی قیادت کے تابع ہوں۔ انہوں نے مفتیِ اعظم ہند کی نماز سے غیر معمولی وابستگی کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ آخری عمر میں شدید ضعف اور بار بار بے ہوشی کے باوجود جب بھی افاقہ ہوتا تو سب سے پہلے نماز کی فکر فرماتے اور دریافت کرتے کہ نماز کا وقت تو نہیں گزر گیا؟ جب بتایا جاتا کہ نماز ادا ہو چکی ہے تو اطمینان فرماتے۔ شدید کمزوری کے باوجود حتی المقدور کھڑے ہو کر نماز ادا کرتے۔ اس موقع پر انہوں نے افسوس ظاہر کیا کہ آج بلا عذر بہت سے نوجوان کھڑے ہو کر نفل نماز پڑھنے کے بجائے بیٹھ کر نماز ادا کرنے کو معمول بنا چکے ہیں، حالاں کہ ہمارے اسلاف کی زندگیاں اس کے برعکس عملی نمونہ پیش کرتی ہیں۔ اس کے بعد مفتیِ اعظم ہالینڈ حضرت علامہ مفتی محمد شفیق الرحمن عزیزی صاحب نے خطاب کرتے ہوئے مفتیِ اعظم ہند کے تقویٰ، فقہی بصیرت اور جرأتِ اظہارِ حق پر مدلل گفتگو کی۔ انہوں نے ایمرجنسی کے دور میں نس بندی کے مسئلے پر مفتیِ اعظم ہند کے تاریخی فتویٰ کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومتی دباؤ اور دھمکیوں کے باوجود آپ نے حق بات کہنے سے کبھی گریز نہیں کیا۔ آپ فرمایا کرتے تھے: جو فتویٰ شریعت کے مطابق ہے وہ تبدیل نہیں ہو سکتا، البتہ اسے بدلنے والے خود بدل جائیں گے۔" بعد کے سیاسی حالات نے اس حقیقت کو نمایاں کر دیا۔ اس کے بعد عطائے مفتیِ اعظم ہند، امیر سنی دعوتِ اسلامی حضرت مولانا حافظ وقاری محمد شاکر نوری صاحب نے نہایت دل نشیں اور ولولہ انگیز خطاب فرمایا۔ انہوں نے حاضرین کو تلقین کی کہ اللہ تعالیٰ کے مقرب اور متقی بندوں، خصوصاً ان نفوسِ قدسیہ کی پیروی اختیار کی جائے جن کے قول وعمل میں کامل مطابقت ہو۔ انہوں نے اپنی خوش نصیبی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ مفتیِ اعظم ہند رحمۃ اللہ علیہ خود ان کے دولت کدہ پر تشریف لائے، انہیں اور ان کے اہلِ خانہ کو بیعت سے مشرف فرمایا، نیز ممبئی میں قیام کے دوران متعدد مرتبہ ان کے ساتھ ایک ہی دسترخوان بلکہ ایک ہی پلیٹ سے کھانا کھانے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ امیر سنی دعوت اسلامی نے ایک اہم نکتے کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ مفتیِ اعظم ہند صرف فتوے نہیں دیتے تھے بلکہ فتویٰ طلب کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کی راہ بھی دکھاتے تھے، جبکہ آج اکثر لوگ فتویٰ تو پوچھتے ہیں مگر اللہ تعالیٰ کی قربت کیسے حاصل ہو، اس کی فکر کم کرتے ہیں۔ آخر میں محققِ مسائلِ جدیدہ حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی، صدر شعبۂ افتاء جامعہ اشرفیہ مبارک پور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ مفتیِ اعظم ہند اپنے عہد کے عظیم فقیہ اور بے مثال مفتی تھے۔ آپ کی فقاہت کا امتیاز یہ تھا کہ آپ ان باریک اور دقیق مسائل پر بھی خود عمل فرماتے تھے جن کی طرف عام لوگوں کی توجہ نہیں جاتی۔ انہوں نے ایک سبق آموز واقعہ بیان کرتے ہوئے بتایا کہ مبارک پور میں حضرت مفتی نثار احمد صاحب کی دعوت پر جب مفتیِ اعظم ہند جمعہ کے لیے مسجد تشریف لائے تو مسجد اور باہر کی تمام صفیں بھر چکی تھیں۔ لوگوں نے آگے آنے کی درخواست کی، مگر آپ نے کسی کے کندھے پھلانگ کر آگے جانا گوارا نہ کیا، بلکہ اپنا گمچھا بچھا کر دھوپ ہی میں بیٹھ گئے۔ انہوں نے اس طرزِ عمل کی دو حکمتیں بیان کیں: پہلی یہ کہ احادیثِ مبارکہ میں لوگوں کے کندھے پھلانگ کر آگے جانے سے سخت ممانعت وارد ہوئی ہے، اور دوسری یہ کہ عبادات میں ایثار مشروع نہیں۔ اگر پہلی صف میں موجود کوئی شخص اپنی جگہ چھوڑ دیتا تو شرعی اعتبار سے یہ درست نہ ہوتا۔ اگرچہ وہ شخص اس مسئلے سے ناواقف ہوتا، لیکن مفتیِ اعظم ہند چونکہ اس حکم سے واقف تھے، اس لیے انہوں نے حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کی اس بیعت کو پیشِ نظر رکھا جس میں ہر مسلمان کے ساتھ خیر خواہی کا عہد لیا گیا تھا، لہٰذا انہوں نے پسند نہ فرمایا کہ ان کی وجہ سے کوئی مسلمان اپنی جگہ چھوڑنے پر مجبور ہو۔ نماز کے بعد جب لوگوں کو معلوم ہوا کہ یہ مفتیِ اعظم ہند ہیں تو عقیدت مند آپ کے گرد جمع ہو گئے اور پوری مسجد آپ کی زیارت سے فیض یاب ہوئی۔ اپنے خطاب میں سراج الفقہا حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی نے روزے اور انجکشن سے متعلق مفتیِ اعظم ہند کے معروف فتویٰ کا بھی ذکر کیا۔ انہوں نے بتایا کہ مفتیِ اعظم ہند نے مضبوط دلائل کی روشنی میں واضح فرمایا کہ مسام کے ذریعے جسم میں داخل ہونے والی چیز سے روزہ فاسد نہیں ہوتا، کیونکہ روزہ اسی وقت ٹوٹتا ہے جب کوئی چیز اپنے مقررہ راستے سے جوف میں داخل ہو۔ اسی بنیاد پر آپ نے انجکشن سے روزہ نہ ٹوٹنے کا فتویٰ صادر فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی متعدد جدید فقہی مسائل میں آپ کی گراں قدر تحقیقات کا تذکرہ کیا۔ آخر میں ایصالِ ثواب کے لیے قل شریف پڑھا گیا، جس کے بعد حضرت مفتی محمد نظام الدین رضوی صاحب نے دعا فرمائی۔ پھر بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم میں درود وسلام پیش کیا گیا، جبکہ امیر سنی دعوتِ اسلامی حضرت مولانا محمد شاکر نوری صاحب نے خصوصی دعا کے ساتھ روح پرور تقریب کا اختتام فرمایا۔ بعد ازاں حاضرین کی ضیافت کے لیے لنگرِ نوری کا اہتمام کیا گیا۔ تقریب کی نظامت بلبلِ باغِ مدینہ حضرت قاری رضوان صاحب نے اپنے مخصوص دل نشیں انداز میں انجام دی۔ مفتی محمد شفیق الرحمن عزیزی کے خطاب کے بعد انہوں نے امیر سنی دعوتِ اسلامی کی لکھی ہوئی ایک پُرسوز منقبت بھی پیش کی، جسے حاضرین نے نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ سماعت کیا۔

قومی دیہی ترقیاتی کانفرنس میں وکست بھارت کے وژن کو تیز کرنے کے عزائم کا اظہار

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) مرکزی وزارت دیہی ترقی کی جانب سے یہاں منعقدہ دو روزہ قومی دیہی ترقیاتی کانفرنس (آر جے وی ایس) 2026 میں مرکز اور ریاستوں کے مضبوط تعاون، کمیونٹی پر مبنی ترقی اور ٹیکنالوجی پر مبنی گورننس کے ذریعے وکست گرام، وکست بھارت کے وژن کو تیز کرنے کے مشترکہ عزم کا اظہار کیا گیا۔ وزارت دیہی ترقی کی جانب سے منگل کو جاری کردہ ایک ریلیز کے مطابق، اس کانفرنس کا بنیادی مقصد وی بی-جی رام جی ایکٹ، 2025 کے موثر نفاذ کو یقینی بنانا تھا۔ اس پلیٹ فارم پر پی ایم آواس یوجنا-گرامین، پی ایم گرام سڑک یوجنا، دین دیال انتودیا یوجنا-قومی دیہی روزی روٹی مشن (ڈی اے وائی-این آر ایل ایم)، دیہی ہنر مندی کا ترقیاتی پروگرام اور قومی سماجی امداد کے پروگرام سمیت اہم دیہی ترقیاتی اقدامات کا جامع جائزہ بھی لیا گیا۔ یہ غور وخوض دیہی ترقی کی منصوبہ بندی کو مضبوط بنانے، گرام پنچایتوں کو بااختیار بنانے، خواتین کی قیادت میں ذریعہ معاش کو وسعت دینے، دیہی رہائش اور کنیکٹیویٹی کو بہتر بنانے اور موسمیاتی تبدیلی کے موافق روزی روٹی کو فروغ دینے پر مرکوز تھا۔ بات چیت میں سال 2029 تک چھ کروڑ لکھ پتی دیدیوں کو تیار کرنے کی سمت میں پیش رفت کو تیز کرنے کے لیے ڈیجیٹل مداخلتوں کا خاکہ بھی تیار کیا گیا۔ مختلف ریاستوں کے اختراعی ماڈلز کو ملک بھر میں بڑے پیمانے پر نافذ کرنے کے امکانات پر روشنی ڈالی گئی۔ یہ مشن اس وقت سیلف ہیلپ گروپس (ایس ایچ جیز) میں منظم 10 کروڑ سے زیادہ خواتین کو مدد فراہم کرتا ہے۔ خواتین کی قیادت والے کاروباری اداروں کو بااختیار بنانے کے لیے، ڈی اے وائی-این آر ایل ایم کے تحت منعقدہ مکالمے میں کاروباری فنانسنگ، ڈیجیٹل اختراع، برانڈنگ اور مارکیٹ تک رسائی پر توجہ مرکوز کی گئی۔ اس کانفرنس نے (ڈی اے وائی-این آر ایل ایم) کی قومی مارکیٹنگ پہل سرس آجیویکا کے بڑھتے ہوئے دائرے کو اجاگر کیا۔ سال 1999 میں پہلے سرس میلے کے بعد سے، یہ پہل ایک ملک گیر مارکیٹنگ ایکوسسٹم میں تبدیل ہو چکی ہے، جس میں 25 سے زیادہ ریاستی برانڈز شامل ہیں اور سالانہ 200 کروڑ روپے سے زیادہ کا میلہ کاروبار پیدا ہوتا ہے۔ وزارت نے اس پروگرام کے حصے کے طور پر سرس شکتی کلیکشن کا آغاز کیا اور برانڈ کی قومی شناخت کو مضبوط کرنے کے لیے سرس شکتی کافی ٹیبل بک کی نقاب کشائی کی۔ سرس شکتی کلیکشن میں ملک بھر کی خواتین سیلف ہیلپ گروپس کی تیار کردہ پریمیم مصنوعات کا ایک منتخب مجموعہ پیش کیا گیا ہے، جبکہ کافی ٹیبل بک ان کاروباری اداروں کے تنوع، معیار اور مارکیٹ میں موجودگی کو ظاہر کرتی ہے۔ یہ دونوں پہلیں مارکیٹ تک رسائی کو وسعت دینے اور دیہی مصنوعات کو اعلیٰ درجے کے ادارہ جاتی اور وسیع تر صارفین کے بازاروں میں قائم کرنے کی وزارت کی کوششوں کو تقویت دیتی ہیں۔ گجرات، اڈیشہ، مغربی بنگال، میگھالیہ، بہار، کیرالہ، تلنگانہ اور دیگر ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے دیہی ترقی کے وزراء اور نمائندوں نے سرس آجیویکا گیلری کا معائنہ کیا۔ گیلری میں ہتھ کرگھا، ملبوسات، ہوم ڈیکور، صحت کی مصنوعات اور روایتی اشیائے خورد ونوش کا ایک خصوصی مجموعہ نمائش کے لیے رکھا گیا تھا۔ اس میں پنجاب کی پھلکاری، جموں وکشمیر کی پشمینہ، تلنگانہ کے اِکت اور تیلیا ملبوسات اور میزورم کے پوچیئی جیسے علاقائی دستکاریوں کے ساتھ ساتھ مینا کاری، ڈوکرا، پیتل کا کام اور لکڑی کے دستکاری جیسے پیچیدہ فن پارے بھی نمائش کے لیے پیش کیے گئے تھے۔ گیلری میں کامیاب دیہی کاروباری اداروں کی نمائندگی کرنے والی لکھ پتی دیدیوں کے اسٹالز بھی شامل تھے، جو یہ ظاہر کرتے ہیں کہ کس طرح منظم برانڈنگ، مصنوعات کی ترقی اور مارکیٹ کے روابط خواتین کاروباریوں کو پائیدار کاروبار قائم کرنے کے قابل بناتے ہیں۔ قومی دیہی ترقیاتی کانفرنس نے کمیونٹی اداروں کی تعمیر، پائیدار ذریعہ معاش کی توسیع اور مارکیٹ کے وسیع مواقع پیدا کرنے کے تئیں وزارت کے عزم کا اعادہ کیا۔ غور وخوض میں ترقیاتی اہداف کو ہمہ جہت، خود کفیل دیہی اقتصادی ترقی میں تبدیل کرنے کے لیے مرکز اور ریاستوں کے درمیان مشترکہ کارروائی کی اہمیت پر زور دیا گیا۔

ہائی وے پر اسٹنٹ کا آگ والا کھیل، بائک سے اڑائی چنگاریاں

دو بائکوں پر تین تین نوجوان سوار، اسٹینڈ گھسیٹ کر دکھایا کرتب، ویڈیو وائرل

بدایوں-(آشوتوش/ہندستان نیوز بیورو) ہائی وے پر جان لیوا کرتب کی ایک اور ویڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہو رہی ہے۔ ویڈیو میں تین نوجوانوں کو دو بائک پر سوار دکھایا گیا ہے۔ ایک موٹر سائیکل کا اسٹینڈ سڑک پر رگڑ رہا ہے جس سے چنگاریاں مسلسل اڑ رہی ہیں۔ رات کے اندھیرے میں سڑک پر آگ کی لکیر دیکھ کر لوگ خوفزدہ ہو گئے۔ وائرل ہونے والی ویڈیو میں نوجوان بغیر ہیلمٹ کے تیز رفتاری سے اسٹنٹ کرتے نظر آ رہے ہیں۔ گھسٹتے اسٹینڈ سے نکلنے والی چنگاریاں کسی بڑے حادثے کا سبب بن سکتی تھیں۔ ہائی وے پر دیگر گاڑیوں کی حفاظت بھی خطرے میں پڑ گئی۔ ویڈیو میں دونوں بائک کی لائسنس پلیٹیں واضح طور پر دکھائی دے رہی ہیں۔ لوگوں نے اس ویڈیو کو ایکس ہینڈل پر پوسٹ کر پولیس اور آر ٹی او سے کارروائی کا مطالبہ کیا ہے۔

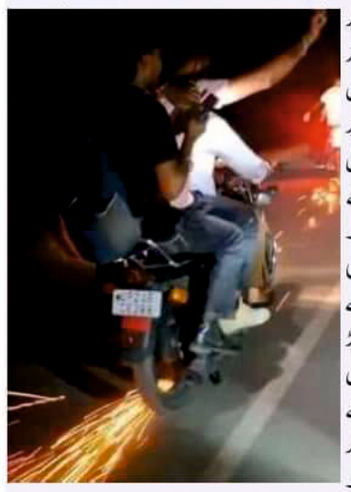

لوگوں کا کہنا ہے کہ اسٹنٹمینوں کی بائک کی نمبر پلیٹ کی بنیاد پر انکی نشاندہی کرا کے خلاف سخت کارروائی کی جائے۔ اس بات کی تصدیق نہیں ہو سکی ہے کہ یہ ویڈیو بدایوں کی کس شاہراہ کی ہے۔ ویڈیو میں کوئی سائن بورڈ یا شناختی نشان نظر نہیں آتا۔ تاہم موٹر سائیکل کا نمبر واضح ہونے کی وجہ سے پولیس کے لیے ملزمان تک پہنچنا مشکل نہیں ہوگا۔ بدایوں میں اسپورٹس بائک پر کیے گئے اسٹنٹ کے ویڈیوز پہلے بھی وائرل ہو چکے ہیں۔ پولیس نے چالان جاری کر دیے، لیکن اسٹنٹ مین حوصلے بلند رکھے ہوئے ہیں۔ مقامی افراد نے ان کے لائسنس منسوخ کرنے اور موٹر سائیکلوں کو ضبط کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ کرتب دکھانا جرم ہے۔ ویڈیو کی تحقیقات کی جائیں گی اور قواعد کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

اپنی اردو زبان پر فخر، عالمی انگریزی پر عبور، یہی ہے کامیابی کا شعور: شکیل احمد کاکو

جہان آباد، 30 جون (یو این آئی) کائنات فاؤنڈیشن، کائنات نگر، کاکو، جہان اباد، بہار کے زیر اہتمام معاشرے کے نوجوانوں، ائمہ کرام، خطباء عظام، مؤذنین، مدارس کے مہتم، اساتذۂ کرام اور تعلیم سے وابستہ افراد کے لیے یکم جولائی 2026 سے 30 روزہ اسپوکن انگلش اور پرسنالٹی ڈیولپمنٹ پروگرام منعقد کیا جا رہا ہے۔ اس کی افتتاحی تقریب صبح 11:00 بجے، ہوٹل تاج پیلس، پی جی روڈ، جہان آباد ہوگی۔

اس تربیتی پروگرام کی قیادت ملک کے معروف ٹرینر سلمان خان کریں گے، جو شرکاء کو عملی انداز میں انگریزی گفتگو، مؤثر ابلاغ، اعتماد سازی، شخصیت سازی، لیڈرشپ، عوامی خطاب اور انٹرویو کی تیاری جیسے اہم موضوعات پر تربیت فراہم کریں گے۔ اس موقع پر کائنات فاؤنڈیشن کے بانی شکیل احمد کاکوی نے کہا: کہ آج کی دنیا علم اور رابطے کی دنیا ہے۔ اگر علم روشنی ہے تو زبان اس روشنی کو دنیا تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ انگریزی زبان آج بین الاقوامی رابطے، اعلیٰ تعلیم، سائنس، ٹیکنالوجی، تجارت، سفارت کاری اور عالمی مکالمے کی اہم ترین زبان بن چکی ہے۔ شکیل کاکوی نے کہا کہ ہمارے ائمہ، علماء، خطباء اور اساتذہ کے پاس علم کا بے پناہ خزانہ موجود ہے، لیکن اگر وہ عالمی زبان سے بھی واقف ہوں تو وہ اسلام کے حقیقی پیغام، امن، اخوت، انسانیت اور تعلیم کو زیادہ مؤثر انداز میں پوری دنیا تک پہنچا سکتے ہیں۔ انگریزی سیکھنے کا مقصد اپنی مادری زبان اردو یا قومی شناخت کو چھوڑنا نہیں بلکہ اپنی صلاحیتوں کو عالمی سطح پر پیش کرنے کے قابل بنانا ہے۔ جو قومیں بین الاقوامی زبانوں سے واقف ہوتی ہیں وہ تعلیم، روزگار، تحقیق، تجارت اور عالمی تعاون کے میدان میں نمایاں مقام حاصل کرتی ہیں۔ یہ پروگرام شرکاء میں درج ذیل صلاحیتوں کو فروغ دے گا: روزمرہ اور پیشہ ورانہ انگریزی گفتگو، مؤثر ابلاغ اور عوامی خطاب، اعتماد اور شخصیت سازی، انٹرویو اور ملازمت کی تیاری، لیڈرشپ اور پیشہ ورانہ آداب، عالمی معیار کی کمیونیکیشن اسکلز۔ کائنات فاؤنڈیشن نے تمام ائمہ کرام، خطباء، مؤذنین، مدارس کے ذمہ داران، اساتذہ، طلبہ، والدین اور نوجوانوں سے پرخلوص اپیل کی ہے کہ وہ اس منفرد تربیتی پروگرام سے بھرپور استفادہ کریں اور افتتاحی تقریب میں اپنی شرکت کو یقینی بنائیں۔

شکیل احمد کاکوی نے اس بات پر زور دیتے ہوئے کہا کہ اکیسویں صدی میں وہی قوم ترقی کرے گی جو علم کے ساتھ زبان کی طاقت بھی حاصل کرے گی۔ آیئے، ہم اپنی نئی نسل اور اپنے علماء کو ایسی مہارتوں سے آراستہ کریں جو انہیں قومی ہی نہیں بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی کامیاب بنائیں۔ علم ہماری میراث ہے اور زبان اس میراث کو دنیا تک پہنچانے کا مؤثر ذریعہ ہے۔"

کولکاتہ پولیس نے ترنمول کانگریس کو دھرم تلہ میں یوم شہدا ریلی کی اجازت دینے سے انکار کر دیا

کولکاتہ، 30 جون (یو این آئی) کولکاتہ پولیس نے ترنمول کانگریس کے دونوں گٹوں کو 21 جولائی کو دھرم تلہ میں یوم شہدا کی ریلی منعقد کرنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا ہے۔ پولیس نے شہر کے مصروف ترین علاقوں میں شامل اس مقام پر ٹریفک کی روانی اور عوام کو ہونے والی ممکنہ پریشانی کو اس فیصلے کی وجہ قرار دیا ہے۔ لال بازار پولیس ہیڈ کوارٹر کے حکام نے ممتا بنرجی کی قیادت والے کالی گھاٹ گٹ اور حریف رتبرت گٹ، دونوں کو مطلع کر دیا ہے کہ دھرم تلہ میں سڑکیں بند کر کے کسی بھی سیاسی پروگرام کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ دونوں دھڑوں نے 21 جولائی کو کوٹوریہ ہاؤس کے سامنے الگ الگ یوم شہدا کی تقریبات منعقد کرنے کی اجازت طلب کی تھی۔ یہ پیش رفت ایسے وقت سامنے آئی ہے جب ایک روز قبل پولیس نے ترنمول رہنما اوں کنال گھوش اور ڈولا سین کے خلاف مقدمہ درج کیا تھا۔ ان پر الزام ہے کہ انہوں نے اتوار کے روز مجوزہ مقام کا معائنہ اور پیمائش کرتے ہوئے ٹریفک میں خلل ڈالا۔ پولیس کے مطابق باضابطہ اجازت ملنے سے پہلے ہی دونوں رہنما کوٹوریہ ہاؤس کے اطراف کے علاقے کا معائنہ اور پیمائش کرتے ہوئے دیکھے گئے تھے۔ وزیر اعلیٰ شوبھندیو ادھیکاری نے بیرکوا سمبلی میں اس اقدام پر تنقید کرتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا کہ متعلقہ رہنما اجازت ملنے سے پہلے ہی پیمائش کا فیتہ لے کر مقامِ اجتماع پر پہنچ گئے تھے۔

شاہ نے ایف سی آر اے 2.0 پورٹل اور ای-اوسی آئی کارڈ کا آغاز کیا

نئی دہلی 30 جون (یو این آئی) مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ نے منگل کو یہاں فارن کنٹری بیوشن ریگولیشن ایکٹ، ایف سی آر اے 2.0 پورٹل اور ای-او سی آئی کارڈ کا آغاز کیا اور کہا کہ اس سے شہریوں کے لیے سہولیات میں اضافہ ہوگا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ ان دونوں اقدامات سے شہریوں کی سہولیات بڑھیں گی اور خاص طور پر ایف سی آر اے پورٹل سے عطیہ حاصل کرنے والوں کی مشکلات دور ہوں گی۔ انہوں نے کہا، جب نیت صاف ہو، پالیسی واضح ہو اور ٹیکنالوجی کو قبول کرنے کی ذہنیت ہو تو ہر قسم کی گورننس ایماندار لوگوں کے لیے بہت آسان ہو جاتی ہے، غلط کام کرنے والوں پر گہری نگرانی کا نظام ہوتا ہے اور ملک کو زیادہ سے زیادہ محفوظ بنایا جا سکتا ہے۔" انہوں نے کہا کہ پرانی حکومتوں میں ایف سی آر اے کا نظام فائلوں اور طریقہ کار میں الجھا ہوا تھا اور نگرانی سے باہر تھا لیکن اب اسے مضبوط کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ گزشتہ برسوں میں درخواستوں کی تعداد اور عطیات کی آمد میں کافی اضافہ ہوا ہے، جس کے پیش نظر کاغذی کارروائی میں کمی لانا اور غیر ملکی فنڈنگ پر مؤثر نگرانی ملک کی سلامتی کے لیے بہت ضروری ہو گئی ہے۔ ایف سی آر اے قانون کی وجہ سے غلط مقاصد کے لیے آنے والے غیر ملکی عطیات پر نگرانی بڑھے گی۔ نئے نظام کے ذریعے مادی طور پر دستاویزات جمع کرانے کا عمل ختم ہو جائے گا اور ای-سائن پر مبنی تصدیق، او سی آر اور این جی او درپن بینک اسٹیٹمنٹ سسٹم جیسی سہولیات یقینی ہوں گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ تمام ڈیٹا سرکاری کلاؤڈ میگھ راج پر ہونے سے ڈیٹا چوری کے امکانات بہت کم ہو جاتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اگلے چند مہینوں میں ایف سی آر اے موبائل ایپلیکیشن، اے آئی سے چلنے والا چیٹ بوٹ اور بینکوں کے لیے ایک مخصوص آن لائن ڈیش بورڈ بھی شروع کیا جائے گا۔ مسٹر شاہ نے کہا کہ آج ای-اوسی آئی کارڈ کا بھی آغاز کیا گیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اوسی آئی نظام میں آنے والی شروعاتی مشکلات کو اس سسٹم میں دور کر دیا گیا ہے اور اس نظام سے 50 لاکھ سے زیادہ اوسی آئی کارڈ ہولڈرز کو بڑی سہولت ہوگی۔ بیس سال کے بعد نیا پاسپورٹ جاری ہونے پر اوسی آئی بک لیٹ کو دوبارہ جاری کرنے کی ضرورت نہیں ہوگی اور کارڈ ہولڈرز کا رجسٹریشن نمبر بھی منفرد ہو جائے گا۔ اسی طرح، ڈیجیٹل اوسی آئی کارڈ ہونے کے بعد دستاویزات کے کھونے یا خراب ہونے کا مسئلہ بھی ختم ہو جائے گا اور کارڈ ہولڈرز خود حقیقی وقت (ریئل ٹائم) پر تصدیق کر سکیں گے۔ ایف سی آر اے 2.0 پورٹل اور ای-اوسی آئی کارڈ کا آغاز، بہتر گورننس اور عوامی خدمات کی فراہمی کے لیے ٹیکنالوجی کا استعمال کرنے کی وزارت داخلہ کی ایک اور اہم کامیابی ہے، جو زیادہ شفاف، محفوظ اور ڈیجیٹل طور پر بااختیار حکمرانی کے نظام کی تعمیر میں تعاون فراہم کرتا ہے۔ اس موقع پر مرکزی داخلہ سکریٹری، خارجہ سکریٹری اور انٹیلی جنس بیورو کے ڈائریکٹر سمیت کئی دیگر سینئر افسران موجود تھے۔

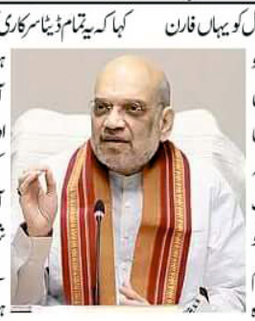

سوستھ بھارت سے ہی وکست بھارت کا خواب ہوگا پورا: نڈّا

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) صحت اور خاندانی بہبود کے مرکزی وزیر جگت پرکاش نڈّا نے منگل کو کہا کہ سوستھ بھارت کے ذریعے ہی وکست بھارت کا خواب پورا ہو سکتا ہے۔ مسٹر نڈّا نے آج انسٹی ٹیوٹ آف لیور اینڈ بیلیری سائنسز (آئی ایل بی ایس) کے 10 ویں کانووکیشن سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ صحت مند ہندوستان کے ذریعے ہی ترقی یافتہ ہندوستان کا خواب شرمندۂ تعبیر ہو سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں مرکزی حکومت نے طبی تعلیم کے ہارڈ ویئر اور سافٹ ویئر دونوں کو یکساں اہمیت دیتے ہوئے صحت کے نظام کو مضبوط بنانے کا کام کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئی ایل بی ایس ایک عالمی معیار کا ادارہ ہے، جس نے مریضوں کی دیکھ بھال، طبی تعلیم، تحقیق اور اختراع کے شعبے میں ایک الگ پہچان بنائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ سپر اسپیشلٹی تعلیم صرف ایک کامیابی نہیں ہے بلکہ سماج کے تئیں ایک بڑی ذمہ داری بھی ہے۔ وزیر صحت نے کہا کہ آئی ایل بی ایس ملک بھر میں فیٹی لیور کی بیماری کے بارے میں بیداری پھیلانے، تحقیق اور جدید تشخیصی خدمات کے ذریعے اہم تعاون دے رہا ہے۔ ادارے نے اس بیماری کے خطرات، روک تھام اور طویل مدتی اثرات کے بارے میں لوگوں میں بیداری بڑھانے میں نمایاں کردار ادا کیا ہے۔ مسٹر نڈّا نے کہا کہ حکومت نے صحت کے شعبے کے بنیادی ڈھانچے اور پالیسی اصلاحات پر یکساں توجہ دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ پہلے ملک میں صرف ایک ایمز تھا، جبکہ اب 23 ایمز کام کر رہے ہیں، جن میں سے 16 وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں شروع ہوئے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ملک میں میڈیکل کالجوں کی تعداد 387 سے بڑھ کر 818 ہو گئی ہے۔ ایم بی بی ایس کی سیٹیں تقریباً 50 ہزار سے بڑھ کر 1.20 لاکھ سے زیادہ ہو چکی ہیں، جبکہ پوسٹ گریجویٹ طبی سیٹیں 30 ہزار سے بڑھ کر 80 ہزار سے تجاوز کر گئی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت اگلے پانچ سالوں میں 75 ہزار اضافی میڈیکل سیٹیں بڑھانے کے ہدف پر کام کر رہی ہے، جن میں سے تقریباً 25 ہزار سیٹیں پہلے ہی بڑھائی جا چکی ہیں۔ وزیر صحت نے کہا کہ ملک بھر میں قائم 1.85 لاکھ سے زیادہ آیوشمان آروگیہ مندر بنیادی صحت خدمات کی مضبوط بنیاد بن چکے ہیں۔ ان مراکز کے ذریعے بچاؤ، علاج، تشہیر اور بحالی کی خدمات ایک ہی جگہ پر فراہم کی جا رہی ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ ان مراکز کے ذریعے اب تک 42 کروڑ سے زیادہ لوگوں کے ہائی بلڈ پریشر اور ذیابیطس کی جانچ، 35 کروڑ سے زیادہ لوگوں کی اورل کینسر کی اسکریننگ، 16 کروڑ سے زیادہ خواتین کی چھاتی کے کینسر کی جانچ اور 9 کروڑ سے زیادہ خواتین سروائیکل کے کینسر کی جانچ کی جا چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ بروقت جانچ اور جلد تشخیص سے سنگین بیماریوں پر مؤثر قابو پانا ممکن ہو رہا ہے۔ مسٹر نڈّا نے نئے گریجویٹس سے طبی اخلاقیات، ہمدردی اور خدمت کے جذبے کو اپنے پیشے کی بنیاد بنانے کی اپیل کی۔ انہوں نے کہا کہ ان کا علم اور ہنر ملک کو صحت مند اور مضبوط بنانے میں اہم کردار ادا کرے گا۔

بہار میں بدعنوان سرکاری وسائل کی لوٹ مار میں مصروف، عوام مہنگائی کی مار سے پریشان: تیجسوی یادو

پٹنہ، 30 جون (یو این آئی) بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف تیجسوی یادو نے منگل کو کہا کہ نیشنل ڈیموکریٹک الائنس (این ڈی اے) کی قیادت میں ریاست کا بدعنوان اقتدار کا نظام حکومت کے وسائل کو لوٹنے میں مصروف ہے اور دوسری طرف عوام مہنگائی کی مار سے پریشان ہیں۔ مسٹر یادو نے آج ایک بیان جاری کرتے ہوئے کہا کہ پٹرول، ڈیزل اور ایل پی جی کی قیمتوں نے پہلے ہی عام آدمی کا بجٹ بگاڑ رکھا ہے اور اب دال، آٹا، سبزی، تیل جیسی ضروری اشیا، خورد ونوش کی بڑھتی ہوئی قیمتوں سے عوام میں بے چینی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ٹماٹر، پیاز اور آلو کی قیمتوں میں اضافے نے عام آدمی کا جینا محال کر دیا ہے۔ بہار اسمبلی میں قائد حزب اختلاف نے کہا کہ عام شہری این ڈی اے کی سرپرستی میں ذخیرہ اندوزی، بلیک مارکیٹنگ، مہنگائی، غریبی، بے روزگاری اور بدعنوانی کے شیطانی جال میں پھنس گئے ہیں، جس سے ان کی روزمرہ کی زندگی اور بجٹ بری طرح متاثر ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ووٹ چوری سے بنی این ڈی اے حکومت کا عوامی مسائل سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بہار حکومت کی عاقبت نااندیش سوچ، سرمایہ دارانہ پالیسیوں اور عوام دشمن فیصلوں سے عوام میں شدید غصہ پایا جا رہا ہے۔ مسٹر یادو نے کہا کہ این ڈی اے کے لیڈر سرکاری وسائل کی لوٹ مار، بدعنوانی اور چندہ چوری میں مصروف اور مگن ہیں۔

ڈاکٹر ظفر الاسلام خان کو شاہ ولی اللہ ایوارڈ سے نوازا گیا

نئی دہلی، 30 جون (یو این آئی) ایک باوقار تقریب میں ممتاز اسلامی اسکالر، مصنف، سینئر صحافی اور دہلی اقلیتی کمیشن کے س

SINCE : 2001 INFUSING POSITIVE VALUES
TAMIR - E - SIASAT
تعمیر سیاست
www.tameerurdudaily.com
दैनिक तामीर, बीड

۱۶؍سال سے کم عمر بچوں کیلئے سوشل میڈیا ضوابط بنائے جائیں، سعودی مجلس شوریٰ

ریاض: (یواین آئی): سعودی مجلس شوریٰ نے کمیونیکیشن، اسپیس اینڈ ٹیکنالوجی کمیشن سے مطالبہ کیا ہے کہ 16 سال سے کم عمر بچوں کیلئے عمر کی تصدیق کے ضوابط اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال سے متعلق قواعد وضع کیے جائیں تاکہ ڈیجیٹل دنیا میں بچوں کے تحفظ کو یقینی بنایا جاسکے۔ مجلس شوریٰ نے یہ سفارش ٹرانسپورٹ، کمیونیکیشن اور انفارمیشن ٹیکنالوجی کمیٹی کی رپورٹ پر غور کے بعد منظور کی۔ کمیٹی کے نائب صدر انجینئر خالد البریک نے مالی سال 47-1446 کیلئے کمیونیکیشن، سپیس اینڈ ٹیکنالوجی کمیشن کی سالانہ رپورٹ پر ارکان کی آراء اور مشاہدات ایوان کے سامنے پیش کیے۔ مجلس شوریٰ نے زور دیا کہ کمیشن ایسے ضوابط تیار کرے جن کے تحت 16 سال سے کم عمر بچوں کیلئے عمر کی تصدیق کا مؤثر نظام نافذ کیا جائے اور سوشل میڈیا پلیٹ فارمز کے استعمال سے متعلق واضح قواعد مرتب کیے جائیں۔ یہ سفارش ایسے وقت میں سامنے آئی ہے جب سعودی عرب بچوں کو سائبر سپیس میں درپیش خطرات سے محفوظ رکھنے کیلئے مختلف ڈیجیٹل اقدامات پر عمل پیرا ہے۔ اسی سلسلے میں سعودی عرب نے 2025 میں ''سائبر سپیس میں بچوں کے تحفظ کے اشاریے'' کے قیام کا آغاز کیا تھا، جسے انٹرنیشنل سائبر سیکیورٹی فورم فاؤنڈیشن نے انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ (DQ) اور دیگر بین الاقوامی اداروں کے تعاون سے متعارف کرایا۔ یہ اقدام سعودی ولی عہد محمد بن سلمان کی جانب سے شروع کیے گئے عالمی منصوبے کا حصہ ہے، جس کا مقصد سائبر سپیس میں بچوں کو درپیش بڑھتے ہوئے خطرات سے متعلق عالمی سطح پر آگاہی میں اضافہ اور بین الاقوامی تعاون کو فروغ دینا ہے۔ ماہرین کے مطابق بچوں کے تحفظ کا یہ اشاریہ دنیا بھر میں ڈیجیٹل ماحول کو محفوظ بنانے کی پیش رفت جانچنے کیلئے ایک عالمی معیار کے طور پر کام کرے گا اور ممالک کو اس شعبے میں اپنی پالیسیوں کو بہتر بنانے میں مدد دے گا۔ رپورٹ کے مطابق ''سائبر سپیس میں بچوں کا تحفظ'' اقدام عالمی سطح پر اس مسئلے کی بڑھتی ہوئی اہمیت کے پیش نظر متعارف کرایا گیا، جبکہ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کونسل نے جولائی 2025 میں سعودی عرب کی پیش کردہ قرارداد کو متفقہ طور پر منظور کرتے ہوئے دنیا بھر میں بچوں کیلئے محفوظ ڈیجیٹل ماحول کی ضرورت پر زور دیا۔

اسرائیلی فوج کا گوریلا حملہ، محوخواب افراد پر بمباری، ۶؍شہید

غزہ: (یواین آئی) غزہ میں قابض اسرائیلی فورسز کی جانب سے بے گھر فلسطینیوں کا قتل عام جاری ہے۔ عرب میڈیا رپورٹس کے مطابق صیہونی فورسز نے غزہ میں المواسی کے خیموں میں سوئے بے گھر افراد پر بم برسا دیے جس کے نتیجے میں ایک سال کے شیر خوار بچے اور 23 سال کی ماں سمیت 6 فلسطینی شہید اور درجنوں افراد زخمی ہوگئے۔ ادھر دیر البلاح میں بھی اسرائیل کے فضائی حملے میں بچے سمیت 3 افراد شہید ہوگئے جبکہ مغربی کنارے کے شہر رامله میں اسرائیلی فوج نے فائرنگ کرکے 15 سالہ لڑکے کو شہید کردیا۔ مغربی کنارے کے شہر البیرہ کے علاقے ام الشریط میں بھی اسرائیلی فوج نے چھاپے کے دوران 15 سالہ امیر احمد جواد جابر کو سر اور سینے میں گولیاں مار کر شہید کردیا۔ دوسری جانب ترک صدر رجب طیب اردوان نے کہا ہے کہ مشرق وسطیٰ میں کشیدگی کی وجہ مسئلہ فلسطین ہے، جب تک اسرائیل کی جانب سے زمینوں پر قبضے کا سلسلہ ختم نہیں ہوگا۔

روس کے میزائل اور ڈرون حملوں میں یوکرین کے ۸؍افراد ہلاک

کیف: (یواین آئی) روس کے میزائل اور ڈرون حملوں میں یوکرین کے مختلف علاقوں میں کم از کم 8 افراد ہلاک اور 34 زخمی ہوگئے، جبکہ یوکرینی صدر ولودیمیر زیلنسکی نے حملوں کو ''ہولناک'' قرار دیتے ہوئے روس پر شدید تنقید کی ہے۔ یوکرینی حکام کے مطابق روس نے میزائلوں اور ڈرونز کے ذریعے ملک کے مختلف علاقوں کو نشانہ بنایا، جس کے نتیجے میں کم از کم 8 افراد جان کی بازی ہار گئے جبکہ 34 زخمی ہوئے۔ صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا کہ پیر کو شہر دنیپرو پر روسی میزائل حملے میں کم از کم 5 افراد ہلاک اور 28 زخمی ہوئے۔ ان کے مطابق روس نے دنیپرو کے علاوہ سومی، اوڈیسا، خیرسون اور خارکیف کے علاقوں پر بھی حملے کیے، جن سے شہری آبادی اور بنیادی ڈھانچے کو نقصان پہنچا۔ ادھر زاپوریژیا میں روسی ڈرون حملے کے نتیجے میں مزید 3 افراد ہلاک اور 6 زخمی ہوئے، جن میں ایک بچہ بھی شامل ہے۔ دوسری جانب کریملن نے کہا ہے کہ یوکرین کے ساتھ ممکنہ امن معاہدے سے متعلق روس کا مؤقف 2024 سے تبدیل نہیں ہوا۔

چیمبور بس حادثہ انتہائی دل خراش

جاں بحق طالب علم کے اہلِ خانہ سے دلی تعزیت: نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار

ممبئی: ریاست کی نائب وزیر اعلیٰ سنیترا اجیت پوار نے ممبئی کے چیمبور علاقے میں شدید بارش کے دوران ایک درخت کے اسکول بس پر گرنے سے ایک معصوم طالب علم کی ہلاکت پر گہرے رنج وغم کا اظہار کرتے ہوئے متاثرہ خاندان سے دلی تعزیت کی ہے۔ اپنے تعزیتی پیغام میں سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ چیمبور میں پیش آنے والا یہ المناک حادثہ انتہائی دردناک اور دل دہلا دینے والا ہے۔ شدید بارش کے باعث درخت کے اسکول بس پر گرنے سے ایک بے گناہ طالب علم کی جان چلے جانا نہایت افسوسناک ہے۔ انہوں نے جاں بحق طالب علم کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا کہ وہ غمزدہ خاندان کے دکھ میں برابر کی شریک ہیں اور اس مشکل گھڑی میں ان کے ساتھ کھڑی ہیں۔ نائب وزیر اعلیٰ نے حادثے میں زخمی ہونے والے طلبہ کی جلد اور مکمل صحت یابی کے لیے دعا کرتے ہوئے کہا کہ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد شفائے کاملہ عطا فرمائے اور متاثرہ خاندان کو یہ صدمہ برداشت کرنے کی ہمت دے۔ سنیترا اجیت پوار نے کہا کہ ممبئی سمیت ریاست کے کئی علاقوں میں مسلسل موسلا دھار بارش کا سلسلہ جاری ہے، جس کے باعث شہریوں کو غیر معمولی احتیاط برتنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ تمام ہدایات پر سختی سے عمل کریں، غیر ضروری سفر سے گریز کریں اور اپنی اور اپنے اہلِ خانہ کی حفاظت کو اولین ترجیح دیں۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ صورتحال میں ریاستی انتظامیہ، مقامی بلدیاتی ادارے اور ڈیزاسٹر مینجمنٹ کی ٹیمیں پوری مستعدی اور ذمہ داری کے ساتھ شہریوں کی مدد اور امدادی سرگرمیوں میں مصروف ہیں۔ انہوں نے شہریوں سے بھی اپیل کی کہ وہ انتظامیہ سے مکمل تعاون کریں تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال سے مؤثر انداز میں نمٹا جاسکے۔ نائب وزیر اعلیٰ نے اس عزم کا اظہار کیا کہ حکومت شہریوں کی جان ومال کے تحفظ کے لیے ہر ممکن اقدامات کررہی ہے اور بارش کے دوران پیدا ہونے والی صورتحال پر مسلسل نظر رکھی جارہی ہے۔

اے آئی اسمارٹ چشموں کے غلط استعمال کو روکنے کیلئے ضابطے کب بنائے جائیں گے؟

رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ کا اسمبلی میں حکومت سے سوال

ممبئی: انوشکتی نگر اسمبلی حلقہ کی رکن اسمبلی ثنا ملک شیخ نے مہاراشٹرا اسمبلی میں توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے مصنوعی ذہانت (AI) پر مبنی اسمارٹ چشموں، اسمارٹ گاگلز اور دیگر ویئرایبل (Wearable) آلات کے غلط استعمال سے قومی سلامتی، شہریوں کی رازداری، خواتین اور بچوں کی حفاظت کو لاحق خطرات کی جانب حکومت کی توجہ مبذول کرائی۔ توجہ دلاؤ نوٹس پیش کرتے ہوئے انہوں نے واضح کیا کہ ''ہمیں ٹیکنالوجی سے کوئی مخالفت نہیں، لیکن اس کے محفوظ، ذمہ دارانہ اور ضابطہ بند استعمال کو یقینی بنانے کے لیے واضح قوانین، رہنما اصول اور قانونی فریم ورک ناگزیر ہیں۔'' انہوں نے مطالبہ کیا کہ جس طرح ڈرون ٹیکنالوجی کے لیے الگ ضابطے بنائے گئے ہیں، اسی طرز پر اے آئی پر مبنی ویئرایبل آلات کے لیے بھی ایک علیحدہ پالیسی تیار کی جائے۔ ثنا ملک شیخ نے ایوان کو بتایا کہ وزارتوں، سرکاری دفاتر، پولیس تھانوں، عدالتوں، جیلوں، ہوائی اڈوں، اسپتالوں، اسکولوں، کالجوں، امتحانی مراکز اور دیگر حساس مقامات پر ان آلات کے غلط استعمال سے سلامتی اور رازداری کے سنگین مسائل پیدا ہوسکتے ہیں۔ انہوں نے ایسے حساس مقامات پر ''نو اسمارٹ ویئرایبل زون'' نافذ کرنے، معیاری حفاظتی طریقۂ کار (SOPs)، رازداری کے تحفظ سے متعلق رہنما اصول مرتب کرنے اور عوامی بیداری مہم چلانے کا بھی مطالبہ کیا۔ اس پر جواب دیتے ہوئے حکومت نے ایوان کو بتایا کہ اے آئی پر مبنی آلات کے استعمال کے لیے علیحدہ قانونی فریم ورک، حفاظتی معیارات، ضابطہ جاتی نظام اور معیاری عملی طریقۂ کار (SOPs) تیار کرنے کے لیے ایک ماہرین کی کمیٹی قائم کی جائے گی۔ اس موقع پر ثنا ملک شیخ نے کہا، ''ہم ٹیکنالوجی کا خیر مقدم کرتے ہیں، لیکن قومی سلامتی، شہریوں کی رازداری، خواتین کے تحفظ اور بچوں کی سلامتی کو یقینی بنانے کے لیے بروقت مؤثر قوانین بنانا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ جس رفتار سے ٹیکنالوجی اسمارٹ ہورہی ہے، اسی رفتار سے ہمارے قانونی اور انتظامی نظام کو بھی جدید اور مؤثر بنانا ضروری ہے۔

سیاسی جماعتوں کو ووٹر لسٹوں کے خصوصی نظر ثانی کے عمل میں تعاون کرنا چاہئے: اشونی بھیڈے

پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز سے اپیل کریں کہ وہ اپنے گھر کے دورے کے دوران زیادہ سے زیادہ گنتی کو یقینی بنانے کیلئے مدد فراہم کریں، مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی میٹنگ ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں منعقد

ممبئی: ممبئی الیکشن کمیشن آف انڈیا کی ہدایات کے مطابق، پروگرام کے تحت ممبئی کے علاقے (ممبئی شہر اور مضافات) میں ووٹر لسٹوں کی خصوصی نظر ثانی (ایس آئی آر) کا عمل جاری ہے۔ سیاسی جماعتوں کو اس سلسلے میں جاری مختلف عمل میں تعاون کرنا چاہیے۔ اس کے علاوہ، ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ 30 جون سے 29 جولائی 2026 کے دوران پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) کے گھر کے دورے میں مدد فراہم کریں تاکہ زیادہ سے زیادہ گنتی کو یقینی بنایا جاسکے ووٹر لسٹوں کے خصوصی گہرائی سے نظر ثانی کے پروگرام کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے، آج (30 جون، 2026) ممبئی میونسپل کارپوریشن ہیڈ کوارٹر میں مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی ایک میٹنگ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر کی صدارت میں منعقد ہوئی۔ ڈپٹی میئر سنجے گاڈی، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (سٹی) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر پراجکتا ورما-لاونگارے، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مغربی مضافات) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر وپن شرما، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (پروجیکٹس) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ابھیجیت بنگر، ایڈیشنل میونسپل کمشنر (مشرقی مضافات) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ڈاکٹر اویناش ڈھاکنے، ڈسٹرکٹ کلکٹر (ممبئی سٹی ڈسٹرکٹ) اور ایڈیشنل ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر ایس ایم ایس۔ آنچل گوئل، جوائنٹ کمشنر (ٹیکس اسیسمنٹ اینڈ کلیکشن) مسٹر وشواس شنکروار وغیرہ اس موقع پر موجود تھے۔ مختلف سیاسی جماعتوں کے نمائندے بھی موجود تھے۔ ڈسٹرکٹ الیکشن آفیسر اور میونسپل کمشنر اشونی بھیڈے نے مزید کہا کہ پولنگ اسٹیشن لیول آفیسرز (BLOs) 30 جون سے 29 جولائی 2026 کے درمیان گھر کا دورہ کریں گے۔ ووٹرز سے توقع کی جاتی ہے کہ وہ متعلقہ BLOs کو ضروری معلومات فراہم کریں۔ اس پورے عمل کا مقصد یہ ہے کہ کوئی اہل ووٹر محروم نہ رہے اور کسی نااہل شخص کو شامل نہ کیا جائے۔ لہٰذا، Smt. بھیڈے نے تمام سیاسی جماعتوں سے اس عمل میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو ووٹر لسٹ پروگرام کے خصوصی انٹینسیو ریویژن (SIR) کے تحت عمل، شیڈول اور کارروائی کے بارے میں تفصیلی معلومات فراہم کی گئیں۔ اس کے علاوہ سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کی جانب سے اٹھائے گئے مختلف امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

امریکی سپریم کورٹ، ٹرمپ احکامات مسترد

دہلی (ایجنسی) صدر امریکہ ڈونالڈ ٹرمپ کو سپریم کورٹ امریکہ نے بڑا جھٹکا دیا۔ خبروں کے مطابق حق پیدائش بابت شہریت کے سلسلے میں امریکی صدر کے احکامات کو بالراست مسترد کردیا۔ ٹرمپ نے سپریم کورٹ کے ۶ فیصلہ کو گونگے جج اور ججوں کی تحریک بتایا۔ موصوف نے کہا کہ دولت مند چین کی حاملہ خواتین قصداً امریکہ آتی ہیں تاکہ انکے نوزائیدہ بچوں کو امریکی شہریت حاصل ہوسکے۔ ذیلی عدالتوں نے بھی ٹرمپ کے احکامات کو غیر قانونی قرار دیا۔

جرمنی میں فائرنگ کرنے والا مشتبہ حملہ آور گرفتار، ۶؍ہلاک

برلن: (یواین آئی) جرمنی میں مسلح شخص کی فائرنگ سے 6 افراد ہلاک ہوگئے۔ غیر ملکی میڈیا کے مطابق جرمن پولیس کا بتانا ہے کہ فائرنگ کا واقعہ شمالی جرمنی کے شہر اسٹیڈ میں ایک یوتھ ویلفیئر (نوجوانوں کی فلاحی) مرکز میں پیش آیا جہاں ایک مسلح شخص نے اندھا دھند فائرنگ کی۔ پولیس کے مطابق فائرنگ کے نتیجے میں 5 افراد موقع پر ہلاک ہوگئے جبکہ ایک شخص ہاسپٹل لے جاتے ہوئے دم توڑ گیا۔

کوٹک مہندرا بینک ہندوستان میں ڈوئچے بینک کے ریٹیل بینکنگ

پرائیویٹ بینکنگ اور ویلتھ مینجمنٹ کے کاروبار کو خریدے گا

ممبئی: کوٹک مہندرا بینک نے جرمنی کے ڈوئچے بینک کے ہندوستان میں ریٹیل بینکنگ، پرائیویٹ بینکنگ اور ویلتھ مینجمنٹ کے کاروبار کو خریدنے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں بینکوں نے منگل کو جاری کردہ ایک مشترکہ پریس ریلیز میں بتایا کہ کوٹک مہندرا بینک اور ڈوئچے بینک کی ہندوستانی شاخ کے درمیان اس سلسلے میں ایک حتمی معاہدہ ہوگیا ہے۔ حاصل کیے جانے والے کاروباروں میں تقریباً 29000 کروڑ روپے (تقریباً 2.7 ارب یورو) کا لون پورٹ فولیو، 16000 کروڑ روپے (تقریباً 1.5 ارب یورو) کی جمع سرمایہ اور 10500 کروڑ روپے (تقریباً 1.0 ارب یورو) کے زیر انتظام اثاثے شامل ہیں۔ یہ کاروبار تقریباً 1.5 لاکھ صارفین کو خدمات فراہم کرتا ہے اور اس میں تقریباً ایک ہزار ملازمین کام کررہے ہیں۔ اس حصول کا عمل ستمبر 2027 تک مکمل ہونے کی امید ہے۔ ابھی اس کے لیے ریگولیٹری منظوری ملنا باقی ہے۔ اس سودے کے تحت ڈوئچے بینک انڈیا کے تقریباً ایک ہزار ملازمین کے کوٹک مہندرا بینک میں شامل ہونے کی امید ہے۔ کوٹک مہندرا بینک کے مینجنگ ڈائریکٹر اور چیف ایگزیکٹو آفیسر (سی ای او) اشوک واسوانی نے کہا کہ یہ سودا ہمارے متمول صارفین اور چھوٹے اور درمیانے درجے کے کاروباری (ایس ایم ای) شعبوں پر مرکوز ہمارے اسٹریٹجک مقصد کے عین مطابق ہے۔ یہ اسٹریٹجک نقطہ نظر سے انتہائی موزوں اور تجارتی طور پر بھی منافع بخش ہے۔ اس سے ہمیں بہتر کسٹمر بیس، تجربہ کار ٹیم اور کاروبار کی توسیع کے نئے مواقع ملیں گے۔ ہماری ترجیح نظم وضبط کے ساتھ انضمام کرنا، خدمات کے تسلسل کو برقرار رکھنا اور اس کاروبار کو مزید مضبوط بنانا ہوگی۔

ممبئی میں ایک شاندار افتتاحی تقریب کے ساتھ ۱۹؍ویں ایچ جی ایچ انڈیا کا آغاز

19th HGH India opens with a grand inaugural ceremony in Mumbai

ممبئی: ایچ جی ایچ انڈیا کے ۱۹؍ویں ایڈیشن کا، ہوم ٹیکسٹائل، ہوم ڈیکور، ہاؤس ویئر، اور گفٹس کے لیے ملک کا سب سے بڑا سالانہ تجارتی شو، آج باضابطہ طور پر افتتاح کیا گیا۔

at Hall 6, Bombay Exhibition Centre, NESCO, Mumbai

افتتاحی تقریب کی مہمان خصوصی محترمہ ورندا منوہر دیسائی (آئی آر ایس)، ٹیکسٹائل کمشنر، وزارت ٹیکسٹائل، حکومت ہند نے شرکت کی۔ اعزازی مہمانوں میں اٹلی کے قونصل جنرل مسٹر والٹر فرارا اور مسٹر وکاس پنسارے (آئی اے ایس)، مینجنگ ڈائریکٹر، ایم ایس ایس آئی ڈی سی شامل تھے۔ تقریب میں مزید مہمان خصوصی آئی ڈی نے شرکت کی۔

Mr. Arun Roongta, Managing Director, Texzone Information Services Pvt. Ltd

افتتاحی چار روزہ شوکیس کا آغاز ہے جس میں +700 ہندوستانی اور بین الاقوامی برانڈز اور مینوفیکچررز +50,000 وقع تجارتی خریداروں کے ساتھ پورے ہندوستان اور بین الاقوامی سطح پر شامل ہوں گے۔ لمیٹیڈ ۱۹؍واں ایڈیشن اس غیر معمولی رفتار کی عکاسی کرتا ہے جس سے یہ شعبہ ترقی کررہا ہے ڈیزائن میں، پائیداری میں، اور اس کے عالمی نقطہ نظر میں۔ ہمیں +700 brands ہزاروں تجارتی خریداروں، اور حکومت اور ڈیزائن میں کچھ بہترین ناموں کا ممبئی میں خیر مقدم کرنے پر فخر ہے، اور ہم چار دنوں کے بامعنی کاروبار اور خیالات کے منتظر ہیں۔

Ms. Vrunda Manohar Desai (IRS), Textile Commissioner, Ministry of Textiles, Government of India

انہوں نے کہا، صنعت کی جدت، پائیداری، اور ڈیزائن کی عمدہ کارکردگی پر مضبوط توجہ دیکھنا حوصلہ افزا ہے۔ پائیداری اب ایک بزدلانہ لفظ نہیں ہے؛ یہ کاروباری حکمت عملی کا ایک لازمی حصہ بن گیا ہے۔ آج، پورے ملک میں پائیدار ٹیکسٹائل، سرکلرٹی، اور ٹریس ایبلٹی پر زور دیا جارہا ہے۔

Mr. Walter Ferrara, Consul General of Italy

ہندوستان دنیا کی سب سے زیادہ متحرک اور تیزی سے ترقی کرنے والی منڈیوں میں سے ایک ہے، جس میں گھریلو فرنشنگ، سجاوٹ، اور ڈیزائن کی قیادت والی مصنوعات کی تیزی سے بڑھتی ہوئی مانگ ہے۔ اٹلی اور ہندوستان دستکاری، جدت طرازی اور معیار کی گہری تعریف کرتے ہیں، جس سے ہماری صنعتوں کے درمیان تعاون کے مضبوط مواقع پیدا ہوتے ہیں۔

علی شوکت آدم سید شیواجی نگر-مانکھرد اسمبلی حلقہ کیلئے

کانگریس اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے صدر بن گئے

ممبئی: گوونڈی کے ایک سینئر کانگریس لیڈر علی شوکت آدم سید کو حال ہی میں شیواجی نگر-مانکھرد اسمبلی حلقہ کے لئے اقلیتی محکمہ کا صدر مقرر کیا گیا ہے۔ یہ تقرری آل انڈیا کانگریس کمیٹی کے اقلیتی شعبہ کے قومی صدر اور راجیہ سبھا کے رکن عمران پرتاپ گڑھی کی ہدایات کے تحت اقلیتی محکمہ کے قومی نائب صدر محمد احمد خان نے کی ہے۔ علی شوکت آدم سید کو ممبئی کانگریس کی صدر اور رکن پارلیمنٹ ورشا گائیکواڑ، سابق وزیر عارف نسیم خان، ممبئی کانگریس اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین فرحان اعظمی، شمال مشرقی ممبئی ضلع کانگریس کے صدر کیتن شاہ، اور شمال مشرقی ممبئی ضلع کانگریس اقلیتی ڈپارٹمنٹ کے چیئرمین سمیر اختر کے آشیرواد سے مقرر کیا گیا ہے۔ علی شوکت آدم صیاد نے اپنی تقرری پر کانگریس کے سینئر قائدین سے اظہار تشکر کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ وہ پارٹی ہائی کمان کی طرف سے سونپی گئی ذمہ داری کو پوری لگن اور تندہی سے نبھائیں گے۔ مزید برآں، انہوں نے شیواجی نگر-مانکھرد اسمبلی حلقہ میں کانگریس پارٹی کو عوام تک لے جانے کے لیے پوری وابستگی کے ساتھ کام کرنے کا عہد کیا۔

نوجوان دلت رہنما بدھ بھوشن گوٹے کی این سی پی (شرد چندر پوار) میں شمولیت

تھانے (فردوس مقادم): دلت پینتھر سینا کے صدر بدھ بھوشن گوٹے نے اپنے سیکڑوں حامیوں کے ساتھ نیشنلسٹ کانگریس پارٹی (شرد چندر پوار) میں شمولیت اختیار کرلی۔ یہ شمولیت پارٹی کی قومی کارگزار صدر رکن پارلیمنٹ سپریا سلے، قومی جنرل سیکریٹری ڈاکٹر جتیندر آوہاڈ، ریاستی صدر ششی کانت شندے اور تھانے ضلع صدر منوج پردھان کی موجودگی میں عمل میں آئی۔ بدھ بھوشن گوٹے کو مہاراشٹر میں ایک نوجوان دلت رہنما کے طور پر جانا جاتا ہے۔ وہ ممبرا کے دلت تحریک کے سینئر مرحوم رہنما کندن گوٹے کے صاحبزادے ہیں۔ دلت تحریک میں سرگرم رہنے والے بدھ بھوشن گوٹے کا مراٹھواڑہ اور ودربھ کے علاقوں میں بھی مضبوط عوامی رابطہ ہے۔ ریاستی صدر ششی کانت شندے نے کہا کہ بدھ بھوشن گوٹے کو پارٹی میں ایک اہم تنظیمی ذمہ داری سونپی جائے گی اور ان کی شمولیت سے پارٹی کی تنظیم مزید مضبوط ہوگی۔ اس موقع پر بدھ بھوشن گوٹے نے کہا کہ انہوں نے شرد پوار اور ڈاکٹر جتیندر آوہاڈ کی ترقی پسند فکر پر اعتماد کرتے ہوئے پارٹی میں شمولیت اختیار کی ہے۔ ان کے مطابق، آ□□ یڈ کری (دلت) سماج کو انصاف دلانے کی صلاحیت شرد پوار اور ڈاکٹر جتیندر آوہاڈ میں موجود ہے، اسی لیے انہوں نے این سی پی (شرد چندر پوار) میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ اس موقع پر نیشنلسٹ یوتھ کانگریس کے ریاستی صدر محبوب شیخ، مہاراشٹر یوتھ کانگریس کی ریاستی جنرل سیکریٹری نتاشا آوہاڈ سمیت پارٹی کے متعدد عہدیداران اور کارکنان بھی موجود تھے۔

لائف انشورنس طویل مدتی قدر فراہم کرتا ہے

فوائد کے ساتھ جو کبھی کبھار کے خدشات سے کہیں زیادہ ہیں

Life Insurance Delivers Long-Term Value, with Benefits Far Outweighing Occasional Concerns

ممبئی: لائف انشورنس انڈسٹری لائف انشورنس کے بارے میں زیادہ متوازن تفہیم کی ضرورت کو اجاگر کررہی ہے، اس بات پر زور دے رہی ہے کہ اس کے طویل مدتی فوائد بشمول مالی تحفظ، تحفظ، اور نظم وضبط کی بچت، ان الگ تھلگ خدشات سے کہیں زیادہ ہے جو پیدا ہوسکتی ہیں، بشمول غلط فروخت کی مثالیں۔

انشورنس آگاہی کمیٹی - لائف انشورنس (IAC-Life) صارفین اور اسٹیک ہولڈرز کی حوصلہ افزائی کرتی ہے کہ وہ زندگی کی انشورنس کو ایک طویل مدتی مالیاتی تحفظ کے آلے کے طور پر دیکھیں، بجائے اس کے کہ اس کا صرف فوری یا قلیل مدتی نتائج کے ذریعے جائزہ لیں۔ زندگی کی بیمہ کا بنیادی مقصد زندگی کے اہم واقعات کے دوران مالی تحفظ رہتا ہے۔

Mr. Rao لائف انشورنس پروڈکٹس کو طویل مدتی انعقاد کی حوصلہ افزائی کے لیے تشکیل دیا گیا ہے، اور نتائج اس لائف سائیکل سے گہرا تعلق رکھتے ہیں۔ جب پالیسیوں کا قبل از وقت جائزہ لیا جاتا ہے، تو ہوسکتا ہے کہ ان فوائد کی مکمل حد فوری طور پر ظاہر نہ ہو۔ قلیل مدتی عینک کے ذریعے طویل مدتی مالیاتی حل کا اندازہ لگانے سے ان کی مجموعی قدر کے بارے میں نامکمل نتائج نکل سکتے ہیں۔

اگرچہ مارکیٹ سے منسلک آلات دولت کی تخلیق میں ایک اہم کردار ادا کرتے ہیں، زندگی کی بیمہ ایک الگ مقصد کی تکمیل کرتی ہے- آمدنی کا تحفظ، مالی تسلسل، اور طویل مدتی مالی نظم وضبط۔ یہ تکمیلی کردار جامع مالیاتی منصوبہ بندی کے لیے ضروری ہیں۔

In FY 2024–25 alone, the industry paid out over Rs.6.3 lakh crore in claims, including death benefits

میچورٹیز، اینیوئیٹیز، اور نکالنا بی لاکھوں خاندانوں کو اہم مالی مدد فراہم کرنا۔

ہندوستان کا 87% زندگی انشورنس کے تحفظ کے ایک اہم فرق کے دوچار ہے، جو بڑھتا ہی جارہا ہے، جو کہ 35-18 سال کی عمر کے لوگوں میں 90% سے زیادہ ہے۔ یہ بڑھتی ہوئی کمزوری خاندانوں کی مالی سلامتی اور خواہشات کے لیے خطرہ ہے۔

غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کا

۱۰۰؍حساس مقامات پر قبضہ کا منصوبہ

تل ابیب: (یواین آئی) گزشتہ روز سامنے آنے والی ایک میڈیا رپورٹ کے مطابق، غیر قانونی اسرائیلی آبادکاروں کے گروپوں نے مقبوضہ مغربی کنارے کے ایریا اے جو فلسطینی انتظامیہ کے زیر انتظام ہے اُس میں 100 اسٹریٹجک مقامات پر قبضہ کرنے کا ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ اسرائیلی اخبار اسرائیل ہایوم نے رپورٹ کیا کہ یہ منصوبہ سیٹلر فارمز ایسوسی ایشن 'اولاہاوات فورم کی جانب سے تیار کیا گیا ہے جس کا مقصد مقبوضہ علاقے کے نقشے کو بنیادی طور پر تبدیل کرنا ہے۔ رپورٹ کے مطابق، اس تجویز میں مقبوضہ مغربی کنارے کے لگ بھگ 100 اسٹریٹجک مقامات پر افواج تعینات کرنے کا ایک طریقہ کار وضع کیا گیا ہے، جسے رپورٹ میں ''پلان پر عملدرآمد کا دن'' کہا گیا ہے۔ یہ مقامات ایریا اے 'میں واقع ہیں، جو 1995 کے اوسلو II معاہدے کے تحت انتظامی اور سیکیورٹی کے لحاظ سے مکمل طور پر فلسطینی انتظامیہ کے کنٹرول میں ہے۔ اخبار نے بتایا کہ یہ منصوبہ اسرائیلی حکومت کے وزراء اور وزیر اعظم بن یامین نیتن یاہو کے قریبی افراد کے سامنے پیش کیا جاچکا ہے۔ اور کہا جاتا ہے کہ اس منصوبے میں بڑے فلسطینی شہر بھی شامل ہیں۔ تنظیم آزادی فلسطین سے وابستہ فینی وال اینڈ سیٹلمنٹ کمیٹی' کے صدر مؤید شعبان نے اس تجویز کو مقبوضہ مغربی کنارے کو اسرائیل میں شامل کرنے کی جانب ایک خطرناک قدم قرار دیا۔ انہوں نے دلیل دی کہ یہ منصوبہ غیر قانونی آبادکار گروپوں کی کوئی آزادانہ کوشش نہیں ہے۔

بقیہ: بی ایم سی کو دیوالیہ بنانے کی.....

، جبکہ مہایوتی حکومت کا مقصد تمام 91 ہزار کروڑ روپے کی فکسڈ ڈپازٹس ختم کرکے بی ایم سی کو دیوالیہ کرنا ہے۔ اس سلسلے میں بات کرتے ہوئے سریش چندر راجہنس نے کہا کہ بی جے پی کی حکومت لوٹ مار کرنے والوں کی حکومت ہے۔ دہلی سے لے کر گلی محلوں تک جہاں بھی موقع ملتا ہے، عوام کے پیسے پر ڈاکہ ڈالنے کا کام کیا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بی جے پی نے بھگوان شری رام کو بھی نہیں بخشا اور ایودھیا کے رام مندر میں عقیدت مندوں کے نذرانوں پر بھی ہاتھ صاف کیا، تو پھر ممبئی میونسپل کارپوریشن کو کیوں چھوڑے گی؟ انہوں نے کہا کہ پہلے ہی ممبئی کو ایک پسندیدہ صنعت کار کے حوالے کیا جارہا ہے، ایسے میں اگر بی ایم سی کی فکسڈ ڈپازٹس پر بھی ان کی نظر نہ پڑتی تو حیرت ہوتی۔ راجہنس نے کہا کہ وزیر اعلیٰ دیویندر فرنویس نے جب یہ غیر ذمہ دارانہ بیان دیا تھا کہ ''کیا بی ایم سی کی فکسڈ ڈپازٹس چاٹنے کے لیے رکھی گئی ہیں؟'' تبھی ان کی نیت واضح ہوگئی تھی۔ انہوں نے کہا کہ یہ رقم ب